

# نذر ائمہ خلافت

لاہور

ہفت روزہ

17

تنظيم اسلامی کا پیغام  
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا  
31 داں سال

## تنظیم اسلامی کا ترجمان

24 می 2022ء تا 26 رمضان المبارک 1443ھ

### عید الفطر: روحانی رفعتوں پر شکریہ کا موقع

اسلام نے مسلمانوں کو جہاں اور بے شمار نعمتوں سے مالا مال کیا ہے، وہاں سال میں دوپر مسرت تقریبات عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی نوازا ہے۔ دونوں عیدیں رب ذوالجلال کی شان جلال و جمال کی مظہر ہیں۔

عید الفطر، رمضان المبارک میں حاصل ہونے والی روحانی رفعتوں اور ملکوتی عظمتوں کے شکریہ کا بہترین موقع ہے۔ ایک مومن کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے کہ یہ روز انعامِ الہی حاصل کرنے کا دن ہے۔ اس پر جس قدر خوشی منائی جائے، کم ہے۔ دنیا کی ہر قوم تھوار مناتی ہے، مگر اسلام اور دوسرے ادیان کے تھوار میں ایک بیشادی فرق ہے۔ غیر اسلامی تھواروں میں اہو و لعب، فواحش و منکرات اور سوچیانہ مشاغل کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ وہاں تقویٰ، طہارت اور روحانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ وہاں تو یہجان انگیز مناظر ہوتے ہیں اور نفس کی خوشنودی مطیع نظر ہوتی ہے۔

دنیا کی دوسری ملک کے برعکس ملت اسلامیہ کے تھوار محض جسمانی یا مادی خوشیوں پر مبنی نہیں بلکہ روح اور جسم دونوں کی لطافتوں کا حصین مرقع ہیں۔ مگر آج کل اکثر مسلمان اپنے تھواروں کے آداب سے نا آشنا، محض جسمانی لذتوں کے لیے بے تحاشا کھانے، ادھراً در گھوٹے یا فلم بینی میں وقت صرف کرتے ہیں۔ یہ لوگ عید کی اصل لذتوں سے یکسر محروم رہتے ہیں۔ اس لیے کہ حقیقی مرتیں تو جسم و روح کے پا کیزہ امتزاج سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔

مولانا خلیل احمد

### اس شمارے میں

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی یوٹیوب چینل کی بندش

قیام اللیل کی ضرورت و اہمیت

رمضان، قرآن اور پاکستان

ادھورا چج!

دینی علم کی فضیلت اور ضرورت

نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن



﴿آیات: 75 تا 7﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُورَةُ الْفُرْقَان

أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَأُولُوْلَقُونَ فِيهَا تَحْيَةً وَسَلَمًا ﴿٥﴾ خَلِدِيْنَ فِيهَا طَحْسَنَتُ مُسْتَقَرًّا وَمُقاَمًا ﴿٦﴾ قُلْ مَا يَعْبُؤُ إِلَيْكُمْ سَابِي لَوْلَا دُعَاءُ كُمْ فَقَدْ كَذَبْتُمْ فَسُوفَ يَكُونُ لِزَاماً ﴿٧﴾

**آیت: ۵** «أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا» ”یہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی جزا میں بالا خانے ملیں گے“ اللہ تعالیٰ دنیا میں بندوں کو آزماتا رہتا ہے۔ ایک نیک انسان کی زندگی میں ایسے بے شمار مواقع آتے ہیں جب اس کے سامنے گناہ اور اللہ کی نافرمانی کا راستہ کھلا ہوتا ہے۔ یہ راستہ بے حد پر کشش بھی ہے اور آسان بھی۔ دوسری طرف نیکی اور اللہ کی فرمانبرداری کے راستے پر استقامت کے ساتھ چلنے کے لیے قدم قدم پر انسان کو صبر کرنا پڑتا ہے اور شہواتِ نفسانی کو قابو میں رکھنا پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے ایک بندہ مؤمن کی پوری زندگی ہی صبر سے عبارت ہے۔ چنانچہ اس کے اس صبر کا بدله اسے آخرت میں جنت اور اس کی نعمتوں کی صورت میں دیا جائے گا۔

«وَأُولُقُونَ فِيهَا تَحْيَةً وَسَلَمًا ﴿٥﴾» اور ان میں ان کا استقبال کیا جائے گا دعاوں اور سلام کے ساتھ۔

**آیت: ۶** «خَلِدِيْنَ فِيهَا طَحْسَنَتُ مُسْتَقَرًّا وَمُقاَمًا ﴿٦﴾» ”وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ بہت ہی عمدہ جگہ ہے مستقل قیام کے لیے بھی اور تھوڑی دیر ٹھہرنا کے لیے بھی۔“

**آیت: ۷** «قُلْ مَا يَعْبُؤُ إِلَيْكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاءُ كُمْ» ”(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے کہ میرے رب کو تمہاری کوئی پرواہیں اگر نہ ہوتا تمہیں پکارنا۔“

بنی نويع انسان کو راہ ہدایت دکھانے اور اس سلسلے میں ان پر اتمامِ حجت کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ اسی حوالے سے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا جا رہا ہے کہ تم لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانا اور حق کی دعوت دینا مشیتِ الہی کے تحت ضروری نہ ہوتا تو میرے رب کو تم لوگوں کی کچھ بھی پرواہیں تھیں۔ اور اس کے لیے میرا تمہیں مخاطب کرنا ناگزیر نہ ہوتا تو میں ہرگز تمہارے پیچھے پیچھے نہ پھرتا۔

«فَقَدْ كَذَبْتُمْ فَسُوفَ يَكُونُ لِزَاماً ﴿٧﴾» ”اب جبکہ تم نے جھٹلا دیا ہے تو عنقریب یہ (عذاب تمہیں) چھٹ کر رہے گا۔“

یعنی تمہارے اس انکار کی پاداش میں تم لوگوں کو سزا مل کر رہے گی۔

## عید کا روحانی و اخلاقی پہلو

رس  
حدیث

عَنْ أَنَسِ بْنِ ظَيْفٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ: مَا هذَا يَوْمَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوا: كَثَانَ لَعْبٌ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا، يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ) (رواہ ابو داؤد)

حضرت انس بن ظیف کہتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کو سال کے دونوں میں (لبھو لعب) خوشیاں مناتے دیکھا، پوچھایا کیسے دن ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ زمانہ جاہلیت میں ہم ان دونوں میں کھیل تماشا کیا کرتے تھے۔ ارشاد ہوا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان سے بہتر دون مقرر فرمادیے ہیں۔ ایک عید الاضحیٰ اور دوسرا عید الفطر (ان دون میں تم اللہ تعالیٰ کی کبریائی و عظمت بیان کر کے دلوں کو سکون دو اور آپس میں میل ملاقات سے اور تحفے تھانف کے تبادلوں سے خوشیاں حاصل کرو۔“

اسلام میں عید دو ہی ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ اس کے علاوہ کسی اور عید کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

# رمضان، قرآن اور پاکستان

رمضان، قرآن اور پاکستان مخصوص ہم قافیہ الفاظ نہیں ہیں، حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے کسی دوسرے گوشے میں بسنے والے مسلمانوں کی نسبت مسلمانان پاکستان کا رمضان اور قرآن سے اضافی تعلق بھی ہے، وہ اس لیے کہ پاکستان رمضان المبارک کی اس شب میں قائم ہوا، جس کے بارے میں گمان غالب ہے کہ وہ لیلۃ القدر ہی ہے۔ جسے قرآن نے نزولِ قرآن کی شب ہونے کی بنا پر ہزار ہمینوں سے بہتر قرار دیا۔ اگرچہ 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ یہ ثابت کر چکی تھی کہ وہ بر صغیر کے مسلمانوں کی حقیقی نمائندہ جماعت ہے، لیکن پھر بھی 1947ء کے آغاز میں یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا تھا کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان اسی سال دنیا کے نقشہ پر حقیقت بن کر ابھر سکے گی۔ انگریز حاکموں اور بر صغیر کی بڑی قوم ہندو کی شدید ترین مخالفت کے باوجود اس کا قائم ہو جانا ہی کچھ ناقابل فہم سامحسوس ہوتا ہے۔ لیکن تشكیل پاکستان کے تاریخی واقعات کو مرحلہ دار دیکھیں تو اس سال ستائیں رمضان المبارک کی نصف شب کے قریب قیامِ پاکستان کا اعلان خالصتاً ”کن فیکون“، کامظہر محسوس ہوتا ہے۔ 1940ء کی قرارداد لاہور میں پاکستان کا ذکر نہیں تھا بلکہ اس میں آزاد مسلمان ریاستوں کا ذکر ہے۔ اس پس منظر میں ایک ہزار میل سے زائد زمینی فصل رکھنے والے دو حصوں پر مشتمل ایک ریاست کا قائم ہو جانا معجزہ محسوس ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے پاکستان کو بجا طور پر مملکت خدا داکھاتا ہے۔ لیکن رمضان اور قرآن کے ساتھ مسلمانان پاکستان نے کیا سلوک کیا، یہ ایک دل فگار کہانی ہے۔ رمضان کو تاجروں، سٹاکسٹوں اور صنعت کاروں نے لوٹ کھوٹ اور چور بازاری کا مہینہ بنالیا۔ حکومت کا حال یہ ہے کہ مہنگائی پر قابو پانے کے دعوے تو ہر روز کیے جاتے ہیں لیکن نتیجہ صفر اور آئی ایم ایف کی غلامی تو گویا ہماری گھٹی میں پڑی ہے۔

بر صغیر کے مسلمانوں نے پاکستان بنا کر ہندو سے ہزار سالہ رفاقت ختم کی، اس کی دشمنی مولی اور نتیجہ کے طور پر ہندو کے ہاتھوں لاکھوں مسلمان بے گھر ہوئے، بے شمار قتل ہوئے اور ان گنت مسلم خواتین کی بے حرمتی ہوئی، یعنی پاکستان پر جان، مال اور عزت جو انسان کا گل سرمایہ ہوتا ہے، سب کچھ لٹا دیا۔ ”پاکستان کا مطلب کیا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ، اتَّنَا پَرَكَشَشْ نُعْرَةَ تَحَاهُ اُو نَظَرِيَّہِ پاکستان کی اصطلاح اتنی دلپذیر تھی کہ یہ قربانیاں حقیر محسوس ہوتی تھیں۔ نظریہ پاکستان یعنی اسلام کے یوں تو دو بنیادی مأخذ ہیں: قرآن اور حدیث، لیکن یہ دو بھی اس طرح اکائی بن جاتے ہیں کہ حضور ﷺ قرآن مجسم اور قرآن ناطق بھی تو کھلاتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ایک حدیث کے مطابق قرآن سیرت رسول ﷺ اور ہلقت رسول ﷺ کا تو بیان ہے۔ یعنی قرآن دین متن کا اصل منع، سرچشمہ اور مأخذ ہے، اور سنت رسول ﷺ قرآن کی تشریح و تفسیر اور دین کا مأخذ ہونے کے ساتھ قرآن کی عملی تعبیر بھی ہے۔ لہذا نظریہ پاکستان کی آبیاری کے لیے پاکستان میں جو پہلا کام ہونا چاہیے تھا، وہ یہ تھا کہ قرآن کی تعلیم کو عام کیا جاتا، قرآن کی زبان کو سیکھایا جاتا۔ آخر انگریزی زبان میں مہارت حاصل کی جاسکتی ہے تو قرآن کو

# نہایت خلافت

تنا خلافت گی بنا، دنیا میں ہو پھر استوار  
لا گھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب وجگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

31 جلد 1443ھ 30 رمضان تا 26 مئی 2022ء شمارہ 17

مدیر مسئول / حافظ عاکف سعید

مدیر / ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون / فرید اللہ مروٹ

نگان طباعت: شیخ حیم الدین

پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری

مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“، ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوٹل کوڈ 53800  
فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے ماذل ٹاؤن، لاہور۔ 54700

فون: 03-5869501-35834000 فیکس: 35834000

نمای خلافت کے لیے مظاہر و اشتہارات اس پریس پر ارسال کریں  
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونی ملک ..... 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: mactaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء  
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

پڑھنے اور سمجھنے کے لیے عربی کیوں نہیں سمجھی جاسکتی۔ اگرچہ قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ اسے سمجھے بغیر بھی پڑھا جائے تو ایک لطف، سرور اور کیف محسوس ہوتا ہے، اور ایک مسلمان ثواب کا مستحق بھی ٹھہرتا ہے، لیکن عملی زندگی میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے احکاماتِ قرآنی کو اپنا امام بنانے کی ضرورت تھی۔ اس کے حکم پر آگے بڑھا جاتا اور اس کے روکے رکا جاتا۔

لیکن صد افسوس کہ عوامی اور حکومتی دونوں سطحوں پر عملی زندگی سے اسلام کو خارج کر دیا گیا۔ ہم مصنوعی روشنیوں کے ذریعے عزت و وقار کا راستہ ٹوٹ لئے کوشش کر رہے ہیں اور فطری روشنی کے بینار قرآن مجید پر ریشمی جز دانوں کے بے شمار غلاف ڈال دیئے ہیں اور غیر شعوری طور پر کوشش ہیں کہ حق کو دبیز ریشمی پر دوں میں چھپا دیا جائے۔ یعنی ایمان کے حوالہ سے خود فرمی میں بتلا ہیں۔ نتیجتاً ہم صراطِ مستقیم سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ اسلام کے عادلانہ نظام کو اپنانا تو دور کی بات ہے، ہم عام انسانی اخلاقیات سے بھی عاری ہو چکے ہیں۔

اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالیں، ہماری کوئی کل سیدھی نہیں۔ ظلم، ناالصافی، کرپش، خیانت، جھوٹ، بدیانتی اور منافقت کے گھٹاٹوپ اندھروں میں ہاتھ کو ہاتھ بھائی نہیں دے رہا۔ یعنی لوڈ شیڈنگ سے اگر قوم ظاہری اور باہری طور پر اندھروں میں ڈوبی ہوئی ہے تو ان باطنی یہماریوں سے مسلمانان پاکستان کا باطن سیاہ ہو چکا ہے۔ ان کے ضمیر پر مردی چھائی ہے اور ارواحِ مض محل ہو چکی ہیں، جو اجتماعی بے حسی کا سبب بنتی ہیں۔ مقتدر طبقات کی لوٹ مار اور دولت اور وسائل کی اس غیر منصفانہ تقسیم نے طبقاتی خلیج کو بہت وسیع کر دیا ہے۔ یادوں لوگ ہیں جو نزلہ و زکام کے علاج کے لیے یورپ میں ہسپتال بک کرواتے ہیں اور اپنے کتوں کے لیے ایئر کنڈیشنڈ کمرے تعمیر کرواتے ہیں یادوں لوگ ہیں جو بینیادی انسانی ضروریات سے محرومی کے باعث بھوک اور یہماری کے ہاتھوں موت کو گلے لگایتے ہیں۔

قصہ مختصر اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہم بندگی میں داخل ہو چکے ہیں سیاسی سطح پر عدم استحکام کا شکار ہیں۔ سیاسی حریف ایک دوسرے کی جان کے دشمن بن چکے ہیں۔ معاشی حالات کچھ یوں ہیں کہ ہر نیا حکمران کشکول پکڑ کر در درستک دیتا نظر آتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے ہم بدترین دیوالیہ پن کا شکار ہو چکے ہیں۔ لیکن ما یوسی کفر ہے۔ اور ہمارا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔ ضرورت ہے واپس لوٹنے کی، قرآن کی طرف رجوع کرنے کی جو نجٹہ کیمیا ہے اور اسی میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے، جو ہمیں ماضی سے بھی آگاہ کرتا ہے اور مستقبل کے لیے رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ رمضان کا بابرکت مہینہ ہمیں لینے والا پاکستان قرآن کی عملی تعبیر نظر آئے۔ آمین! یا رب العالمین!

# قیام اللہ کی ضرورت والہیت اور نصیحت

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)



جامع مسجد شادمان ماؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ الحنفی کے خطاب جمع کی تلخیص

ہے، یہ بڑی ناقداری کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ پہلا عشرہ رحمت کا، دوسرا مغفرت کا اور تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے۔ چنانچہ اس جذبے میں کمی واقع نہیں ہونی چاہیے بلکہ اور آگے بڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ بہرحال پھر سے قرآن حکیم کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ الحمد للہ! تلاوت کا اہتمام ہے اور نماز تراویح کا بھی اہتمام ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ترجمہ و تشریح کی طرف بھی توجہ ہونی چاہیے تاکہ ہمیں پتا چلے کہ قرآن ہم سے کیا کہہ رہا ہے۔ لیکن یہ توجہ عظیم اکثریت کے اندر نہیں ہے، بغیر سمجھے بھی کوئی تلاوت کرے تو ہم ثواب کے قائل ہیں لیکن یاد رہے کہ قرآن حکیم صرف ثواب کی کتاب نہیں۔ قرآن کا پہلا تعارف یہ ہے کہ: «**هُدًى لِّلنَّاسِ**» ساری انسانیت کے لیے ہدایت ہے۔

سورۃ البقرۃ کے شروع میں فرمایا: «**هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ**» متین کے لیے ہدایت ہے۔

اللہ فرماتا ہے سارے انسانوں کے لیے ہدایت ہے اور پھر فرماتا ہے کہ متین کے لیے ہدایت ہے۔ اس میں کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ بنیادی طور پر قرآن حکیم سارے انسانوں کے لیے ہدایت ہے لیکن اس سے ہدایت وہی لے گا جس کے دل میں تھوڑا بہت ہی سہی مگر تقویٰ ہوگا، جس کے دل میں اللہ کا خوف، آخرت اور جواب ہی کی فکر جاگ جائے گی۔ جیسے سورج کی روشنی ہم تک پہنچ رہی ہے لیکن جو خود ہی اندھیرے میں رہنا چاہے تو وہ روشنی سے محروم رہے گا۔ اسی طرح بارش یکساں برستی ہے لیکن جو اپنے برتن کو الٹا کر دے اس کو پانی نہیں ملے گا۔ اسی طرح قرآن حکیم کی بارش تو اللہ نے برسادی، قرآن تو موجود

جو ہدایت اس نے تمہیں بخشی ہے اور تاکہ تم شکر کر سکو۔“

یہ قرآن اتنی بڑی نعمت ہے، اتنی عظیم ترین نعمت ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے روزے رکھوائے جارہے ہیں۔ یعنی یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا شکرانہ بھی بہت بڑا ہونا چاہیے۔ بہرحال دن کا روزہ قرآن کریم کے شکرانے کے لیے اور رات کا قیام قرآن حکیم کے ساتھ وقت گزارنے، قرآن حکیم کے ساتھ تعلق کی مضبوطی کے لیے ہے۔ اس میں حکمت یہ بھی ہے کہ قرآن دلوں میں زندہ رہے، اس میں قرآن کی حفاظت کا ایک پہلو بھی ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ دیا:

**مرتب: ابوابراهیم**

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الْذِكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ⑨﴾ (الحجر) ”یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور بلاشبہ ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“

اور دوسری کروڑوں سینوں میں قرآن پاک کو محفوظ کر دیا اور امت ایک سال میں اجتماعی طور پر قرآن حکیم کے دور سے گزرتی ہے جو اس کی حفاظت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ چنانچہ اس ماہ مبارک میں قرآن حکیم کی طرف توجہ کا معاملہ بڑھنا چاہیے۔ الحمد للہ تراویح میں قرآن سننے کا اہتمام تو اس امت میں ہے، کچھ مقامات پر دس بارہ دن میں تکمیل بھی ہو گئی، کوئی حرج نہیں لیکن رات کا یہ قیام پورے مہینے مطلوب ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام صلوات اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی تھی۔ اس حوالے سے کوتا ہی نہ ہو۔ ہوتا یہ ہے کہ پہلے عشرے میں توجہ بہت ہوتا ہے اور مساجد میں تعداد زیادہ ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ کی نظر آنا شروع ہو جاتی

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد! مسلمان رمضان کی راتوں میں قیام اللہ کا اہتمام کرتے ہیں جسے تراویح کہا جاتا ہے۔ اس میں مقصود قرآن حکیم کے ساتھ اپنا وقت گزارنا ہوتا ہے کیونکہ یہ ماہ مبارک قرآن حکیم ہی کے حوالے سے سجا یا گیا ہے۔ روزے کی فرض عبادت جو ہم پر عائد کی گئی اس کے جہاں اور بہت سے مقاصد ہیں وہاں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس ماہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن حکیم کی نعمت عطا فرمائی جس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے اور اللہ کی بڑائی بیان کی جائے۔ گویا اس ماہ میں جس چیز پر سب سے زیادہ توجہ مرکوز رہنی چاہیے وہ قرآن مجید ہے۔ رمضان کا مہینہ بھی افضل ہے تو قرآن حکیم کی وجہ سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ (البقرة: 185) ”رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔“

تمام مہینے اللہ کے ہیں مگر رمضان کے مہینہ میں نزول قرآن ہوا اس لیے یہ افضل ہے۔ اسی طرح تمام راتیں اللہ کی ہیں مگر قدر کی رات میں نزول قرآن ہوا، اس لیے اس کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ①﴾ (القدر) ”یقیناً ہم نے اتنا رہے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں۔“ پھر یہ کہ روزے کیوں رکھوائے جارہے ہیں۔ سورۃ البقرۃ میں ہی ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ لِتُكِمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَذِلَكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑭﴾ (البقرة)

”تاکہ تم تعداد پوری کر دو اور تاکہ تم بڑائی کرو اللہ کی اس پر

”اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سود میں سے جو باقی رہ گیا ہے اُسے چھوڑ دو۔ اگر تم واقعی مومن ہو۔ پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔“

دوسری جگہ فرمایا:

**﴿أَفَتُوْمُنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضِهِ جَمِّا جَزَاءً مَن يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْنٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا حَوْلَهُ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرَدُّوْنَ إِلَى أَشَدِ الْعَذَابِ طَوَّا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾** (البقرہ)

”تو کیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کو نہیں مانتے؟ تو نہیں ہے کوئی سزا اس کی جو یہ حرکت کرے تم میں سے سوائے ذلت و رسولی کے دنیا کی زندگی میں۔ اور قیامت کے روز وہ لوٹادیے جائیں گے شدید ترین عذاب کی

کو حاصل ہیں، وہ ان موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ جن کو ڈاکٹر اسرار احمد سے اتفاق ہے وہ ان کا بیان القرآن سن لیں، 108 گھنٹوں کی آڈیو زویڈی یو ز موجود ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن کو سمجھنے کی کوئی تو شکل ہو ورنہ ہم قرآن حکیم کو سس کر رہے ہیں۔ ہدایت کے لیے صرف سن کر چلے جانا کافی نہیں ہے۔ میں تلخ جملہ عرض کرتا ہوں کہ سن کر سنی (عن) نہ ہو جائیں، تراویح میں قرآن سننا، تکمیل ہوئی، مٹھائی بانٹ دی اور چلے گئے لیکن معلوم نہیں ہم نے کیا پڑھا ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم کیا مس کر رہے ہیں۔

قرآن پاک فرماتا ہے:

**﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَآوا إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَأَذْنُوْا بِهِرَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ح﴾** (البقرہ: 279, 278)

ہے جو چاہے فائدہ اٹھائے لیکن ہدایت اس کو ملے گی جس میں تقویٰ ہوگا۔ اللہ نے ہمیں بنایا، وہ ہمارا خالق ہے، اس نے ہمیں اپنی بندگی کے لیے بھیجا ہے اور اس کی طرف سے اپنی فرمانبرداری کا تقاضا ہے، اس کی نافرمانی کو ترک کر دینے کا تقاضا ہے۔ اس کی نافرمانی کا خوف رکھتے ہوئے گناہوں سے بچتے بچتے جو چلے گا وہ متقدم ہے۔ روزے کا مقصد ہی یہ بیان ہوا کہ پہلے روزہ رکھ کر اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو، پھر قرآن سے ہدایت لو۔ تم اپنے آپ کو اس قابل اور مستحق توبناو کہ قرآن حکیم سے ہدایت مل سکے۔ قرآن حکیم سے ہدایت کے لیے تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے۔ دن بھر کے روزے کے نتیجے میں تقویٰ پیدا ہو گا، پھر رات کے قیام میں قرآن کو سنبھالنے اور سمجھنے کی کوشش کرے گا تو ہدایت ملے گی۔ مولانا یوسف بنوری فرماتے تھے کہ جو لوگ بغیر سمجھے قرآن حکیم کو پڑھتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ نہ سمجھنے کا گناہ اگر بغیر سمجھے تلاوت کے ثواب سے بڑھ گیا تو پھر آخرت میں کہاں کھڑے ہوں گے؟ اسی ماہ رمضان میں لوگوں نے سود پر پیسہ بھی لگا رکھا ہے اور دوسرے گناہ بھی ہو رہے ہیں اور رات کو تراویح میں قرآن کی تلاوت بھی سن رہے ہیں۔ اصل میں ہمیں معلوم ہی نہیں کہ قرآن حکیم میں کیا لکھا ہے اور یہی ہم مس کر رہے ہیں۔ ہم ان منکرین سنت کی بات کو رد کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کو بغیر سمجھے پڑھنے کا کیا فائدہ ہے۔ ہم ایسے جذباتی لوگوں کی باتوں کا رد کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ طوٹے کی طرح رٹالگانے کا کیا فائدہ۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ الہ پڑھنے پر تیس نیکیوں کا ثواب ہے لیکن ہم یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ قرآن صرف ثواب کی کتاب کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ہدایت کی کتاب ہے۔ لہذا ہدایت کی ہمارے اندر ترپ اور طلب ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ہونی چاہیے اور پھر قرآن حکیم کے سیکھنے سکھانے کا عمل بھی ہونا چاہیے۔ اس کا سادہ آغاز یہ ہے کہ قرآن کی محافل میں شرکت کریں، جن علماء پر آپ کو اعتماد ہے ان سے راہنمائی لیں۔ بعض جگہوں پر خلاصہ مضمون قرآن کا اہتمام ہوتا ہے وہاں شرکت کریں۔ کئی جگہوں پر عصر کے بعد یا فجر کے بعد درس ہوتا ہے وہاں جائیں۔ تنظیم اسلامی اور قرآن اکیڈمیز کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا سلسلہ ہے، وہاں شرکت کرنے کے موقع جن

پریس ریلیز 22 اپریل 2022ء

## بھارت میں سرکاری سرپرستی میں مساجد کو شہید کرنا بدترین ریاستی دہشت گردی ہے

### شجاع الدین شیخ

بھارت میں سرکاری سرپرستی میں مساجد کو شہید کرنا بدترین ریاستی دہشت گردی ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ دہلی انتظامیہ کا جہاں گیر پوری مسجد کو شہید کرنے کا عمل دنیا بھر میں مذہبی آزادی کا نعرہ لگانے والوں کے منه پر طما نچہ ہے۔ علاوہ ازیں راجستان میں دہشت گرد ہندو مسلمانوں کے مکانات کی توڑ پھوڑ کرتے رہے اور انہیں جلاتے رہے پھر یہ کہ ایک مسجد میں بھی گھس کر اس کی بے حرمتی بھی کی لیکن مقامی انتظامیہ انہیں روکنے کی بجائے اثاث مسلمانوں پر تشدد کرتی رہی۔ یہ واقعات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ بھارت ایک ہند تواریخ است بن چکی ہے اور انہیا پسند مودی حکومت کے زیر اہتمام بھارت کے طول و عرض میں مسلمانوں پر مظلالم بڑھتے جا رہے ہیں۔ مودی سرکار اور اس کی سرپرست آرائیں ایسیں بھارتی مسلمانوں کی نسل کشی کے درپے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ عالمی سطح پر اسلاموفobia کا نوٹس لینے کے باوجود دنیا بھارت کی ان اسلام دشمن حرکتوں پر کیوں خاموش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر عالمی برادری، خصوصاً مسلمان ممالک نے مل کر بھارت کی اپنے ہی مسلمان شہریوں کے خلاف اس انسانیت دشمن مہم کا خاتمه کرنے کے لیے ٹھوں اقدامات نہ اٹھائے تو بھارت میں ایک انسانی الیہ جنم لے سکتا ہے۔ جو عالمی سطح پر امن و امان کو تباہ کر سکتا ہے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

کھولا اور نہ سمجھا اور اس سے ہدایت لینے کی کوشش نہیں کی تو پھر آخر کب لیں گے۔ یہ بڑی ناقدری ہے۔ اگر دل میں کبھی احساس پیدا ہو تو فوری طور پر، ابھی جاتے جاتے سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ پڑھ کر چلے جائیے۔ دس دفعہ پڑھیں گے نماز میں تھوڑی سی بہتری آجائے گی۔ پھر کوشش کریں کہ قرآن کی محافل، دورہ ترجمہ قرآن، درس قرآن وغیرہ میں شرکت ابھی سے شروع کر دیں تاکہ ہم بہتر رمضان شریف گزار سکیں۔ اگر یہ کریں گے تو بشارتیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے (دوسروں کو) سکھائے۔“

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر کوئی ایک آیت قرآن کریم کی سمجھ کر پڑھتا ہے تو سورکعت نفل سے زیادہ افضل ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب اللہ کے بندے کسی جگہ جمع ہوں یعنی مسجد وغیرہ میں اور قرآن کا سیکھنا سکھانا ان کا مقصود ہوتا ہے تو اللہ ان کو چار حمتیں عطا کرتا ہے، اللہ اپنی رحمت سے ان کو ڈھانپ لیتا ہے، اللہ کے فرشتے ان کا احاطہ کرتے ہیں، اللہ ان کو سکینت عطا فرماتا ہے، اور پھر اللہ ایسے بندوں کا ذکر اپنے مقرب فرشتوں کے سامنے کرتا ہے کہ دیکھو میرے بندے میرے میرے کلام کے لیے جمع ہو گئے ہیں۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو قرآن پاک میں مشغول رہا یعنی تلاوت، ترجمہ، تشریح وغیرہ۔ سمجھنے میں لگا رہا اور دعا نہ کر سکا، اللہ ایسے شخص کو بغیر مانگے مانگنے والوں سے بڑھ کر عطا فرمائے گا۔“

اللہ کی ذات بڑی غیور ہے، بندہ اس کے کلام کے ساتھ وقت لگائے تو اللہ خالی ہاتھ نہیں جانے دیتا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیاں معاف فرمائے اور قرآن پاک سے تعلق کی مضبوطی عطا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



ادارہ ”ندائے خلافت“ کی جانب سے قارئین کو

## عید الفطر مبارک ہو!

قارئین نوٹ فرما لیں کہ عید کی تعطیلات کی وجہ سے ادارہ کے دفاتر بند رہیں گے۔ بنابریں ”ندائے خلافت“ کا گلا شمارہ عید کے بعد شائع ہو گا۔

زبانوں پر تبصرے ہیں، جو لوگ سو شل میڈیا پر شیرنگ کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ دینی حلقات کے گروپ میں جوزبان چل رہی ہے۔ اللہ کی پناہ۔ اللہ کے بندو! یہ سیاسی اکھاڑ پچھاڑ ہے، اس میں آپ کو تبصرہ کرنے کا حق ہے مگر گالیاں دینے، تذمیل کرنے اور آبرو سے کھینے کا حق نہیں ہے۔ ہمارے اخلاق کا بیڑا غرق ہو گیا کیونکہ اتنا قرآن نہیں کھولا جتنا سمارٹ فون کھولا ہوا ہے، اتنا شیکست قرآن کا نہیں پڑھا جاتا جتنا یہ مغالظات اور بکواس پر منی چیزیں پڑھی جا رہی ہیں اور دوسرا طرف رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ ہم کیوں تبدیل نہیں ہو رہے۔ اصل تبدیلی اللہ کے رسول ﷺ نے قرآن کے ذریعے لے کر آئے تھے۔ مکہ کے تیرہ برس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن سے جماعت تیار کی، پھر وہ جماعت بدر میں اُتری ہے تو اللہ کی نصرت ان کے ساتھ تھی۔ ہم 75 سال سے لگے ہوئے ہیں، کبھی فوجی آجاتے ہیں، کبھی سیاستدان آجاتے ہیں۔ حقیقی تبدیلی اس فرسودہ نظام سے نہیں آسکتی بلکہ حقیقی تبدیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبع سے آئے گی، اس منبع کی جزاً اور بنیاد میں قرآن حکیم شامل تھا۔

نصف رمضان گزر چکا ہے اگر ہم نے قرآن حکیم سے تعلق قائم نہ کیا اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی تو نہ ہماری زندگیاں بدیں گی اور نہ اس ملک کا مقدر بدے گا۔ اللہ تو کہتا ہے: ”اور جس نے میری یاد سے اعراض کیا تو یقیناً اس کے لیے ہو گی (دنیا کی) زندگی بہت تنگی والی اور ہم اٹھائیں گے اسے قیامت کے دن اندھا (کر کے)۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا ہے جبکہ میں (دنیا میں) تو بینائی والا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ اسی طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تو تم نے انہیں نظر انداز کر دیا، اور اسی طرح آج تمہیں بھی نظر انداز کر دیا جائے گا۔“ (ط: 124 تا 126)

تمہارے پاس میرے کلام کے لیے وقت نہیں میرے پاس تمہارے لیے رحمت کا کوئی حصہ نہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا کلام کہہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس برے انجام سے ہماری حفاظت فرمائے۔ خدارا! جہاں جہاں قرآن حکیم کی محافل ہیں وہاں خود بھی جائیے، اپنے بچوں کو لے کر جائیے۔ گھروں میں انتظام ہو سکتا ہے، پڑھ کر سنا یا جا سکتا ہے۔ آڑیوسنا یا جا سکتا ہے، ویڈیوسنا یا جا سکتا ہے، خدارا! کوئی شکل اختیار کریں۔ ورنہ اگر رمضان میں قرآن نہ

طرف۔ اور اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے اس سے جو تم کر رہے ہو۔“ سورۃ البقرہ میں ہی آگے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلَامِ كَافَةً صَوْلَاتٍ وَلَا تَتَبَعُوا خُطُوطَ الشَّيْطَنِ طِإِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌ مُّبِينٌ﴾ (البقرۃ) ”اے اہل ایمان! اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو۔ وہ تو یقیناً تمہارا بڑا کھلاشمن ہے۔“ سورۃ آل عمران میں فرمایا:

”ہر ذی نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تم کو تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ تو قیامت ہی کے دن دیا جائے گا۔ تو جو کوئی بچالیا گیا جہنم سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو وہ کامیاب ہو گیا۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ صرف دھوکے کا سامان ہے۔“ (آل عمران: 185)

سورۃ النساء میں فرمایا: ﴿وَعَاشُرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ حِجَّةً﴾ (النساء: 19) ”اور عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے پر معاشرت اختیار کرو۔“ پھر اسی سورت کی آیت 34 میں فرمایا:

﴿فَالصِّلَاحُتُ قِنْتَنٌ حَفِظْتُ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ط﴾ (النساء: 34) ”پس جو نیک بیویاں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں، غائب میں حفاظت کرنے والیاں، ”اللہ کی حفاظت سے۔“

اسی طرح سورۃ عبس میں فرمایا:

﴿إِنَّمَا يَفِرُّ الْمُرْءُ مِنْ أَخْيَهِ وَأُقْمَهُ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ﴾ (عبس) ”اُس دن بھاگے گا انسان اپنے بھائی سے۔ اور اپنے ماں سے اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے۔“

اب ان کی تلاوت سے ثواب تو مل لیکن کیا پتا چلا کہ ہم سے کیا کہا جا رہا ہے؟ بات تخفی ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ تلاوت کی جانے والی کتاب قرآن کریم ہے اور سب سے زیادہ بغیر سمجھے تلاوت کی جانے والی کتاب بھی قرآن حکیم ہے۔ کیا ہم ظالم نہیں ہیں؟ ظلم کا مطلب بہت سے اعتبارات سے ہے، کسی شے کو اس کے مقام سے ہٹا دینا بھی ظلم کا ہے۔ ہم دنیا کی ہر شے سمجھ کر پڑھتے ہیں، انگریزی ہم نے سمجھی لیکن قرآن پاک کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ یہ ظلم ہے۔ کیونکہ جو اہمیت قرآن کو دی جانی چاہیے وہ نہیں دی جا رہی ہے۔ بہر حال ماہ رمضان میں ہم یہ مس کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے تبدیلی نہیں آ رہی۔ ملک میں سیاسی گرمی بہت ہے، جو لوگوں کی

تاریخیں ساتھیل ہے گرہنا کثر اسرار احمد یوٹیوب چینل کی پوسٹ کے زمانہ گواہ کی روشنگی کریں اور ہمارے لیے تاریخی گھنٹی کریں ہماں ہمیں جیسا

ڈاکٹر اسرار احمد جیوش ورلڈ آرڈر کو چیلنج کرتے ہوئے اسلامی نظام کی بات کرتے تھے اس لیے ان پر پابندی لگائی گئی: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

ڈاکٹر اسرار احمد یوٹیوب چینل کی پوسٹ اسلام کی طرف سے تاریخی ایکشن ضروری تھا اتنا نہیں کیا گیا ہے اور یہ مستقبل جان

ڈاکٹر اسرار احمد یوٹیوب چینل کا متبادل حل سیکھا بیٹھ چینل ہے جس پر دین کی اشاعت کا کام جاری رہ سکتا ہے: ڈاکٹر محمد حماد لکھوی

## ڈاکٹر اسرار احمد یوٹیوب چینل کی بندش کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ گاروں کا اظہار خیال

یہ نہیں کہتا کہ فلاں علاقے یا فلاں گروہ کے لوگ جھوٹے ہیں۔ اب جو جھوٹا ہو گا وہ لازمی کہے گا کہ قرآن نے میرے اوپر الزام لگادیا اور اس کو ہیئت پستیج کہے گا۔ لہذا ڈاکٹر اسرار احمد کا پورا کاپورا موقوف قرآن کے عین مطابق ہے کیونکہ قرآن کا چاروں گروہوں سے مخاصمه والا اسلوب موجود ہے۔ یہود یا نصاریٰ کو اگر کوئی اعتراض ہے تو وہ ڈاکٹر صاحب پر نہیں ہے بلکہ قرآن پر ہے۔

**سوال:** آپ نے کہا کہ قرآن میں چار طبقات کو منطبق کیا گیا ہے، مذہبی اعتبار سے اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے لیکن کیا قانونی اور اخلاقی اعتبار سے غلط ہے؟

**ڈاکٹر محمد حماد لکھوی:** اصل میں بات کردار کی ہے، قرآن کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔ قرآن نے سورۃ المائدہ میں عیسائیوں کی تعریف بھی کی ہے اور کچھ خصوصیات بھی گنوائی ہیں کہ جو ان خصوصیات کے حامل ہوں گے ان کا معاملہ الگ ہے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ دور نبوی اور موجودہ دور کے اہل کتاب میں فرق ہے اور قرآن کے مخاطب اہل کتاب اُس دور کے تھے آج کے نہیں ہیں۔ لیکن آج کے دور میں بھی اگر کسی کا کردار اس کا طرح کا ہو گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھا تو قرآن کا فرمان اس کے اوپر بھی اپلا کی ہو گا۔ لیکن مغرب کا معیار دہرا ہے۔ ایک طرف آزادی اظہار رائے کی بات کی جاتی ہے اور دوسری طرف قرآن کی دعوت پر پابندی لگائی جاتی ہے۔ جبکہ اسی قرآن کی جب مغرب میں بے حرمتی کی جاتی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا معاملہ سامنے آتا ہے تو مغرب خاموش رہتا ہے۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے خیال کے مطابق نہیں بلکہ غیر مسلم

نشانیاں پوری ہو رہی ہیں وغیرہ۔ ڈاکٹر اسرار احمد چینل پر پابندی لگانا نا انصافی ہے۔ اس معاملے میں مسلمانوں کا بھی قصور ہے۔ کیونکہ فیس بک پر کسی ویڈیو پر اگر ایک ہزار بندے نے اعتراض کر دیا تو اس کو بند کر دیا جاتا ہے لیکن ہمارے کرڈوں مسلمان چپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ فیڈ بیک دیں اور پھر ری ایکٹ بھی کریں۔

ڈاکٹر اسرار احمد یوٹیوب چینل کی بندش پر ری ایکشن جتنا ضروری تھا اتنا نہیں کیا گیا۔

**سوال:** کیا آپ نے ڈاکٹر اسرار احمد کو کبھی کسی مذہب یا فرقے کے خلاف کوئی بات کرتے دیکھا؟

**ڈاکٹر محمد عارف صدیقی:** میں نے جب بھی ان کو دیکھا تو انہوں نے قرآن و حدیث کو کٹ کیا، تاریخ سے واقعات اٹھا کے ہمارے سامنے رکھے جن کی قرآن و حدیث سے سپورٹ ہوتی ہے

**اویا مقبول جان:** ڈاکٹر صاحب کا بنیادی موضوع قرآن و حدیث کی روشنی میں موجودہ دور کی تعبیرات تھیں اور یہ موضوع صرف مسلمانوں کا نہیں بلکہ یہ تینوں ابراہیمی مذاہب کا ہے اور یہ مذاہب اس کے اوپر آج تک گفتگو کرتے چلے آئے ہیں۔ اب اس موضوع پر سائنس دان بھی بات کرتے ہیں کہ یہ دنیا تباہ و بر باد ہونے والی ہے۔

ڈاکٹر صاحب قرآن و حدیث کی روشنی میں آخری جنگوں کی بات کرتے تھے جو یہود و نصاریٰ کے درمیان لڑی جانی ہیں۔ یہ موضوع ایسا ہے کہ جس کو وہ hate speech کے طور پر لیتے ہیں کیونکہ وہ اس ایشو کے اوپر اپنا نقطہ نظر دنیا پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے خود ایسی پابندیوں کو بھگتا ہے۔ میں نے ناروے میں فتن (المحمدۃ الکبریٰ) کے موضوع پر تقریر کی تھی جس کا انگریزی ترجمہ کر کے دنیا میں پھیلایا اور اس کو hate speech قرار دے کر میرے اوپر ان ممالک میں پابندی لگادی گئی۔ ڈاکٹر صاحب کے خلاف جو ہم چلانی گئی ہے وہ بھی اس بنیاد پر چلانی گئی ہے کہ وہ علمی بنیادوں پر مستقبل کے حالات بیان کرتے تھے۔ حالانکہ یہ چیز ہیئت پستیج کے زمرے میں نہیں آتی۔ خود یورپ میں سوائے کیتوںکس کے ہر کوئی اس موضوع پر گفتگو کرتا ہے کہ آنے والے وقت میں یہ ہونے والا ہے، فلاں

## مرتب: محمد رفیق چودھری

**ڈاکٹر محمد حماد لکھوی:** ڈاکٹر صاحب بنیادی طور پر قرآن کے استاد تھے۔ قرآن مجید کا ایک باقاعدہ علم "علم مخاصمه" بھی ہے جس میں ان باطل فرقوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں موجود تھے، قرآن نے ان کے باطل عقائد کی نشاندہی بھی کی ہے، ان کی اصلاح بھی کی ہے اور پھر ان کو دعوت دین بھی دی ہے۔ یہ تینوں کام قرآن حکیم کے اندر قیامت تک کے لیے موجود ہیں۔ نزول قرآن کے وقت عرب میں چار فرقے موجود تھے: یہود، نصاریٰ، مشرکین اور منافقین۔ لہذا جب کوئی قرآن پڑھائے گا تو ان کا ذکر ضرور ہو گا لیکن قرآن کسی کو مخاطب کر کے یہ نہیں کہتا کہ تم ایسے ہو بلکہ قرآن ایک کردار بیان کرتا ہے اور پھر اپنی ایک رائے بھی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَعْنَتُ اللَّهِ عَلَى الْكُنَدِيِّينَ﴾ "لعنۃ کریں اللہ

آن پر جو جھوٹے ہیں۔"

اب جو جھوٹے ہوں گے ان کے اوپر لعنۃ ہو گی۔ قرآن

تم آخرت میں جوابدہ ہو گے۔ اگر یہ چینل بند ہوا ہے تو ایک ارب ستر کروڑ مسلمانوں میں سے صاحب حیثیت لوگ جوابدہ ہیں۔ میڈیا یہودی دوکان ہے وہ جس کو چاہیں گے مال بھیں گے اور جس کو چاہیں گے مال نہیں بھیں گے۔ مسئلہ امت مسلمہ کا ہے۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں، صلاحیت نہیں ہے، ہم کر کچھ نہیں سکتے تو یہ بالکل جھوٹ ہے بلکہ ہمارے نزدیک یہ ترجیح میں ہی نہیں ہے۔ اصل میں امت مسلمہ کو تقسیم کر کے اس کی طاقت کو نچوڑ لیا گیا ہے۔ 57 مسلم ممالک اگر متعدد ہو کر ایک بلاک بنالیں تو پوری دنیا کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

**سوال:** اسلام کے خلاف بات کرنے والے کسی گستاخ کا دنیا میں کبھی کوئی چینل بند ہوا ہے یا صرف مسلمان ہی نشانہ ہیں؟

**ڈاکٹر محمد حماد لکھوی:** اس کا جواب اور یا مقبول صاحب نے دے دیا کہ جس کی دکان ہے وہ جس کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے۔ اصل میں بات وہی ہے کہ امت نے اکٹھا ہونا ہے یا نہیں ہونا اور اس نے سیٹ یول پر کوئی کام دین کے لیے کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ اگر ہم تاریخ دیکھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد دین کوئی سیاسی سرپرستی میں نہیں پھیلا بلکہ لوگوں نے انفرادی یول پر اس کو پھیلایا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد کی اگر ہم بات کرتے ہیں تو اس لیے کرتے ہیں کہ امت کی ایک توانا آوازو ہے یا اور یہ کوئی سیاسی سرپرستی میں نہیں ہو رہا یا یہ کوئی حکمرانوں کی سرپرستی میں نہیں ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے دین کی خدمت کے لیے پوری زندگی لگائی ہے۔ اللہ ان کو اجر دے۔ اس طرح بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو دین کی اشاعت کے لیے اپنی پوری زندگی لگائے ہوئے ہیں اور ہمارا تاریخی ورثہ یہی ہے۔ آج اگر ہماری 57 ریاستیں اکٹھی ہو بھی جائیں تو مجھ نہیں لگتا کہ یہ کوئی دین کی اشاعت کا کام کریں گے کیونکہ یہ ہمارا فوکس ہی نہیں ہے۔ پاکستان کی مثال لے لجئے! یہاں سرکاری سطح پر دین کی اشاعت کے لیے کتنا کام ہو رہا ہے؟ لہذا یہ کام ہمیں انفرادی سطح پر ہی کرنا پڑے گا اور اسی طرح کیا جا سکتا ہے۔ میرے ذہن میں اس کا حل سیٹلائیٹ چینل ہیں۔ مسلمان کا ٹارگٹ ویورز اکٹھے کرنا نہیں ہوتا بلکہ اللہ کو راضی کرنا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ دین پھیلانے والے لوگوں

بھی مسلمان حکومت کے خلاف کچھ بھی کہہ دیں۔ اسی طرح ہولوکاست کا لفظ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس پورے واقعہ پر جو ہم نے ایک بنادیا ہے اس پر سوال بھی نہیں کھڑا کر سکتے۔ جرمی کے ایک آدمی نے کینیڈا میں ہولوکاست پر بات کی اس کو کینیڈا نے تین سال قید کی سزا دی اور پھر آسٹریلیا بھیج دیا، اس نے بھی اس کو پندرہ سال سزادی اور جب وہ جرمی گیا تو جرمی نے بھی اس کو سزادی۔ اصل میں اس کے پیچھے اسرائیل کی طاقت کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ اسلحہ فروخت کرنے والا ملک اسرائیل ہے۔ پچھلے سال اس نے سات بیان ڈال رکا اسلحہ بیجا۔ 87 فیصد ڈرون اسرائیل میں بنتے ہیں، برطانیہ اور فرانس اسرائیل سے ڈرون لیتے

سیرت نگاروں کے مطابق بھی تاریخ انسانی کی سب سے زیادہ محترم شخصیت ہیں۔ ڈاکٹر ماٹیکل ہارت نے سلوگوں کی فہرست بنائی تو نمبر ایک پرنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا۔ ایسی شخصیت جو پوری دنیا کی محترم ترین شخصیت ہے۔ ان کی تعلیم کے حوالے سے مغرب کا کوئی قانون نہیں تو یہ دہرا معیار ہے۔

**سوال:** ڈاکٹر اسرار احمد یوٹیوب چینل پر پابندی کے پیچھے ایک پوری مہم تھی جو یہودی جریدہ ”دی جیوش کر انیکل“ نے شروع کی۔ اس جریدے کی کیا تاریخ ہے؟

**ڈاکٹر محمد عارف صدیقی:** اس جریدے کا اجراء 1841ء میں ہوا۔ یہ ایک ہفتہ دار اخبار ہے جو جمعہ کے دن شائع ہوتا ہے۔ جدید صیہونیت کے باñی تھیوڈر ہرزل کا یہ پسندیدہ ترین اخبار تھا۔ جولائی 2017ء میں اس اخبار نے

Pittsburgh اپنानام بدل لیا اب اس کا نام ہے: Jewish Chronicle ہے۔ اس جریدے کا پروپیگنڈا یہودیوں کے حق میں اور مسلمانوں کے خلاف اس سطح پر ہے کہ دسمبر 2019ء میں اس اخبار نے اسلاموفوبیا کو ایک ڈھونگ قرار دیا۔ یہ اخبار کئی مالی اداروں اور دوسرے تھنک ٹیکنیکس کے تعاون سے چلتا ہے جو بینیادی طور پر یہودی مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہمارے وزیر خارجہ نے سی این این کو انٹر ویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ Israel has a deep pockets اسی وقت حق نمک ادا کرتے ہی این این کی اینکر نے اسی وقت حق نمک ادا کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ Anti semitic بیان ہے۔ بہر حال یہ اخبار ایک متعصب اخبار ہے جو صیہونیوں کے مفادات اور مسلمانوں کے خلاف کام کرتا ہے۔

**سوال:** یوٹیوب یا دوسرے سو شل میڈیا پیجز پر رسولوں کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر بھی کوئی قدغن نہیں لگائی جاتی لیکن یہودی اپنے خلاف بات کو قطعاً برداشت نہیں کرتے، ایسا کیوں ہے؟

**اویا مقبول جان:** یہودیوں نے گزشتہ ایک صدی کے اندر پوری دنیا کے وسائل بالخصوص معاشی وسائل، پھر میڈیا اور سیاست کو کنٹرول کر کے دکھایا ہے۔ امریکہ کا کوئی صدر یہودی میڈیا اور یہودی مال کے بغیر جیتنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اصل میں اس پورے پر اس میں انہوں نے کچھ الفاظ تخلیق کیے ہوئے ہیں جن کی آڑ لے کر وہ شکار کھیلتے ہیں۔ جیسا کہ ایک ”ومن رائٹس“ کا لفظ ہے آپ اس کی بنیاد پر طالبان حکومت کے خلاف، کسی

## 57 مسلم ممالک اگر متعدد ہو جائیں تو پوری دنیا کا مقابلہ کر سکتے ہیں، ان کے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے

ہیں۔ جس دن یہودی چاہیں گے وال سٹریٹ بند کر دیں گے، اپنا کمپیوٹر اٹھائیں گے اور یروشلم میں کھول لیں گے۔ جس دن وہ چاہیں امریکہ کی میں پاور کو زیر و کر سکتے ہیں اور انہوں نے سوویت یونین کے ساتھ یہ کر کے دکھایا کہ فیکٹریاں چل رہی ہیں، کھیت کھلیاں آباد ہیں لیکن سوویت یونین ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے۔ اصل میں دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے کیسے لڑنا ہے۔ اتنی بڑی مسلم امام ہے اور دنیا کے وسائل جتنے مسلمانوں کے پاس ہیں اتنے کسی دوسرے ملک کے پاس نہیں ہیں لیکن ہمارے اندر پھر بھی کمی ہے۔ چینی ہمارے ساتھ ہے، وہاں جمہوریت کارونا روئے ہے لیکن ہم روز پاکستان میں جمہوریت کارونا روئے ہیں۔ پھر چین کی میں کمیت دنیا کی سب سے زیادہ کمزور میں کمیت تھی لیکن انہوں نے ترقی کی ہے اور آج ان کے پاس اپنا میڈیا یا ہے، ان کو ضرورت ہی نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز یورپ سے حاصل کریں۔ ہم کچھ نہیں کر سکے۔ 1974ء میں شاہ فیصل نے تیل کا ہتھیار استعمال کیا تو رجم تبدیل ہو گئی اور شاہ فیصل کو انہوں نے شہید کر دیا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم صرف احتجاج کرتے ہیں کہ ہمارا یوٹیوب چینل بند ہو گیا بلکہ ہمیں مسلم امت کو باور کرنا چاہیے کہ کل

ساری کی ساری کسی کی پر اپرٹی نہیں ہوتی۔ ہماری تاریخی روایت یہی ہے کہ میکنالوجی کوئی بنائے استعمال ہم نے کرنا ہے۔ ہمارا تصور تو یہ ہے کہ دنیا کے وسائل اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بنائے ہیں اور اللہ پر توکل کر کے ہم نے استعمال کرنا ہے۔ اس وقت بھی میدیا اگر کوئی دوسرا چلا رہا ہے توکل ہمارا بھی ہو سکتا ہے اور ہم آزاد میدیا بھی چلا سکتے ہیں۔

**سوال:** ڈاکٹر اسرار احمد آفیشل چینل پر پابندی کے معاملے کو آپ نے کیسے لیک اپ کیا ہے اور آپ اس حوالے سے کوئی قانونی چارہ جوئی کر رہے ہیں؟

**آصف حمید:** ہماری ٹیم کو جیسے ہی اس چینل کی بندش کا پتا چلا تو ہم نے یوٹیوبرز سے مشورہ کر کے فوری طور پر ایک اپیل درج کروائی کہ ہمارا چینل کیوں بند کیا گیا ہے؟ بعد میں تفصیلات سامنے آئیں تو ہم نے ایک مفصل اپیل دائر کی۔ جس میں ہم نے واضح کیا کہ ڈاکٹر اسرار احمد کی ویڈیو علمی نوعیت کی ہیں اور یہ تعلیمی مقصد کے لیے ہیں ان میں کسی کو یہ نہیں کہا گیا کہ کوئی قانون ہاتھ میں لے۔ ان میں تینوں ابراہمک مذاہب کے اسکرپچرز کے مطابق ہی بات کی گئی۔ اس میں سب سے زیادہ content اسلام کے حوالے سے ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے قرآن و احادیث کی روشنی میں گفتگو کی ہے۔ لہذا اس کو ہیئت پیغام قرار دینا غلط ہے۔ اس اپیل کا جواب ابھی ان کی طرف سے نہیں آیا۔ پھر ہم نے لوگوں سے درخواست کی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے میں آسانی فرمائے اور وہ بھی ٹویٹر پر ایک رائے عامہ کو ہموار کریں تاکہ یوٹیوب سے کہا جائے کہ اس چینل کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

**سوال:** کیا اب ڈاکٹر اسرار احمد کے چاہنے والے ان کے دروس قرآن سے فیض یا بخوبی ہو سکیں گے؟

**آصف حمید:** قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يُرِيدُونَ لِيُظْفِئُوا نُورَ اللَّهِ إِنْفَاقًا هُمْ وَاللَّهُ مُتَمَّنُ نُورٍ هُوَ لَوْ كَرِةُ الْكُفَّارُونَ﴾ (القف) ”وَهُوَ تُلْكَ ہوئے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا کر رہیں گے اور اللہ اپنے نور کا اتمام فرماتا ہے گا، خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“

جمهوریت نافذ کی جاسکتی ہے لیکن شریعت نہیں نافذ کی جاسکتی۔ کیونکہ امریکہ و مغرب کا قانون ہے کہ شریعت نافذ کرنا جرم ہے۔ اقوام متعدد بھی یہی کہتا ہے کہ مذہب سیاست میں ایگزسٹ نہیں کرتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اب میدیا میں اسلام کی اشاعت پر مکمل پابندی کی طرف بات بڑھ رہی ہے جس کا پہلا قدم ڈاکٹر اسرار احمد پر پابندی ہے۔ اس وقت دنیا کو معاشی طور پر چینچے میں لینے کا پروگرام بن رہا ہے، ڈیجیٹل کرنی عام ہو رہی ہے۔ آپ کو بلاکس کی زنجیروں میں باندھ دیا جائے گا۔ آپ کی معيشت اور کیونیکیشن کو مکمل کنٹرول میں کیا جائے گا۔ جو بندہ ان کی میکنالوجی استعمال کرے گا وہ ان کی گرفت میں ہو گا یعنی وہ میکنالوجی اور کیونیکیشن کے ذریعے آپ کے گرد جال بن رہے ہیں۔ آپ ان کے ٹولز کیونیکیٹ کریں گے تو آپ ہر وقت ان کے ٹریس میں ہوں گے۔ آج اگر ہم نے بالخصوص صاحب استطاعت لوگوں نے قدم نہ اٹھایا تو ہم اپنے آپ کو طاغوت کی غلامی میں دے دیں گے۔

**سوال:** اگر ان پابندیوں کا آغاز ہو گیا ہے تو اب ہمارے پاس سو شل میدیا پر دین کی نشر و اشاعت کے تبادل ذرائع کون سے ہیں؟

**اور یا مقبول جان:** تبادل ذرائع ہمیں بنانے پڑیں گے۔ اقبال کہتا ہے:

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے، پابند گل بھی ہے  
انھی پابندیوں میں حاصل آزادی کو توکر لے

آج سے چار پانچ سال پہلے تک سیمیلا بیٹ سسٹم پر امریکہ کا قبضہ تھا اور وہ مزرے سے بیٹھا تھا۔ چار پانچ سال پہلے چین نے کہا کہ ہمارا سیمیلا بیٹ خراب ہو گیا ہے تو اس نے نیچے سے خراب سیمیلا بیٹ کو تباہ کرنے کے لیے ایک مصنوعی سیارہ بھیجا۔ یہ بنیادی طور پر امریکہ کو بتانا تھا کہ ہم سیمیلا بیٹ کو بھی تباہ کر سکتے ہیں اب تمہاری سپریمی نہیں رہی۔ یہ اس ملک نے کیا جس کے پاس تیل، معدنیات کچھ بھی نہیں ہے صرف میں پاور کو استعمال کیا۔ اصل میں چین میں ایک قوم بنائی گئی حالانکہ وہ ایگزسٹ ہی نہیں کرتی تھی اس کے مقابلے میں ہماری امت ایگزسٹ کرتی ہے لیکن ہم نے امت کو اکٹھا کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

ہم میدیا کے اوپر اپنائکہ جما سکتے ہیں۔ کیا ہمارے بنس میں یا تعلیمی ادارے چلانے والے چینل نہیں کھولتے؟ سیمیلا بیٹ سسٹم بنانا کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ میکنالوجی

کے ساتھ ہی راضی ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنا تارگٹ اور فوکس واضح رکھیں تو میرا نہیں خیال کہ اس کا کوئی نقصان ہو گا۔ آئے روز تو فیس بک پیچ اڑادیتا ہے اور یہ صرف ڈاکٹر صاحب کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ اور لوگوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور یہ ہوتا رہے گا۔ انہوں نے یہ کرنا ہے اور ہم نے یہ بھی نہیں سمجھنا کہ ہمارا یوٹیوب چینل بند ہو گیا ہے تو ہمارے دین کی اشاعت بند ہو جائے گی وہ بھی بند نہیں ہو گی۔

**سوال:** ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنی پوری زندگی قرآن کی تعلیمات عام کرنے میں صرف کیسے رکھی۔ مختلف شہروں میں انہم خدام القرآن اور قرآن اکیڈمیز بنائیں، ان کا لقب خادم القرآن تھا۔ دوسرے لوگ بھی ہیں جنہوں نے دین کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا ہے اور یقیناً وہ دین کا کام کر رہے ہیں لیکن پابندی صرف ڈاکٹر اسرار احمد پر گلی ہے کیا یہ میدیا میں دین کے خادموں پر پابندیوں کا سلسلہ تو شروع نہیں ہو رہا؟

**ڈاکٹر محمد عارف صدیقی:** یہود کو اس اسلام سے تکلیف ہے جو نظام بدلنے کی بات کرتا ہے اور ڈاکٹر صاحب نظام، ریاست، اقتدار اعلیٰ کی بات کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جب سود کے خلاف مہم چلائی تو انہوں نے بنیادی طور پر پوری دنیا کے معاشی نظام کو چینچ کیا ہے اور یہودی آئی ایم ایف اور ولڈ بنس کے ذریعے پوری دنیا کی معيشت کو اپنے قبضے میں جکڑے ہوئے ہیں اور ان کا نظام سود پر مشتمل ہے۔ افغانستان پر بمباری اس لیے کی گئی تھی کہ وہ ان کے سودی نظام کو نہیں مان رہے تھے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب جب جمہوریت کے خلاف بات کرتے ہیں تو وہ دون ولڈ آرڈر (جیوش و ولڈ آرڈر) کے خلاف بات کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تو نظم کی بات کرتے ہیں۔ یہود، ہندو، نصاریٰ کو اسلام بھیشیت مذہب کے تصور سے قطعاً کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اس طرح کے اسلام کی تبلیغ کے لیے وہ آپ کو ہر طرح سے سہولت بہم پہنچائیں گے لیکن جب آپ اسلام کو بطور نظام نافذ کرنے کی بات کریں گے تو ان کو تکلیف ہو گی۔ اسی طرح آپ فرقہ واریت پھیلانا شروع کر دیں تو آپ کا چینل کو رنج میں آگے ہو گا اور وہ راتوں رات پر و موت ہو جائے گا۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب اسلام کو بطور نظام نافذ کرنے اور اتحاد امت کی بات کرتے ہیں اس لیے ان پر پابندی لگادی گئی کیونکہ یہ ان کے ایجمنڈے کے خلاف بات ہے۔ مغرب کے قانون کے مطابق یہ جرم ہے۔ ڈرونز، بزر کے ذریعے

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ [www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پہلے بھی ڈاکٹر صاحب کی بے تحاشا آڑیو کیسٹس دنیا میں پھیلیں اس کے بعد ویدیو کیسٹس پھیلیں۔ پھر سی ڈیز بے تحاشا دنیا میں پھیلیں اور پھر ڈی وی ڈیز بھی پھیلیں اور ہزاروں لوگوں نے خود ان کو کاپی کر کے دنیا میں پھیلایا۔ سو شل میڈیا پلیٹ فورم پر بھی ڈیٹاموجوں ہے۔ الحمد للہ۔ آفیش چینل کا ڈیٹا تو ختم ہو گیا لیکن اس کا بیک اپ وغیرہ موجود ہوتا ہے جس کو ایک بہتر لیول پر اپ لوڈ کرنے کا کام جاری ہے۔ اس وقت یوٹیوب پر دوسرے چینلز موجود ہیں جن میں ڈاکٹر صاحب کی تقاریر وغیرہ دستیاب ہیں جن میں بیان القرآن چینل، منتخب نصاب چینل، پیغام اسرار اور آسک ڈاکٹر اسرار چینل شامل ہیں۔ پھر درج ذیل ویب سائٹس پر بھی مواد دستیاب ہوگا:

[www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org)

[www.drisrar.com](http://www.drisrar.com)

اس کے علاوہ دوسرے پلیٹ فارمز بھی دستیاب ہیں جن پر ہم آگاہی بھی دتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ! لوگوں سے یہی گزارش ہے کہ ٹیکنیکل طور پر مدد کریں اور ہمارے لیے دعائے خیر کریں۔

**سوال:** دنیا میں دین کا کام مختلف طریقوں سے ہو رہا ہے لوگ بستر اٹھائے ہوئے تبلیغ کے لیے نفل رہے ہیں۔ لیکن ایک دینی چینل بنانے کے لیے ہمارے دینی مزاج رکھنے والے لوگوں اور جماعتوں کا فوکس کیوں نہیں ہوتا؟

**ڈاکٹر محمد حماد لکھوی:** قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ط﴾ (آل عمرہ: 286)  
”اللہ تعالیٰ نہیں ذمہ دار ٹھہرائے گا کسی جان کو مگر اس کی وسعت کے مطابق۔“

جن لوگوں کے پاس یہ صلاحیت ہے، وسائل ہیں اور وہ چینل بناسکتے ہیں لیکن وہ نہیں بناتے ہیں تو ان سے قیامت والے دن پوچھا جائے گا اور ہر شخص کی جوابدی اس کی صلاحیت کے مطابق ہوگی۔ چینل بند ہونے سے ہمیں اپنے حصے پست نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی جارحانہ ہونا چاہیے۔ ہم ان کے جتنے ٹولز استعمال کر سکتے ہیں ہمیں کرتے رہنا چاہیے ہم نے دین کا کام ہر حالت میں کرنا ہے۔ کسی نے کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانا۔

**ارشاد ہوتا ہے:**  
﴿أَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وَزْرًا خَرَى﴾ (النجم) ”کہ نہیں اٹھائے گی کوئی جان کسی دوسری جان کے بوجھ کو۔“

هم نے چینل بنائیں اور ساتھ ساتھ وسائل پیدا کرنے کی کوشش کریں، ہم نے بہت نہیں ہارنی۔ نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو سامنے رکھیں تو یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج کی دنیا میں طاغوتی قوتیں سارا کچھ دجال کے لیے سیٹ کرنے کی غرض سے مصروف ہیں۔ اور آپ ﷺ نے دجال کو تاریخ انسانی کا سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ سارے وسائل اس کے کنشوں میں آجائیں گے۔ ہم نے اس وقت کیا کرنا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

## بقیہ: کارِ تربیاتی

پر نچے اڑا رہے تھے!) شعرو شاعری ٹرکوں کے پیچھے لکھے شعر یا سو شل میڈیا پر اسی معیار کے اشعار کا ملغوہ ہے۔ کسر رنگ برلنگے موٹیویشنل سپیکر زپوری کردیتے ہیں۔ کل تک عامر لیاقت عالم آن لائیں! آج ماڈلوں سے شادیوں کا چیپیں ہے۔ قرآن کا علم واجب عالم ہے نہ اردو نہ انگریزی نہ عربی۔ فارسی کا تو ذکر ہی کیا، جس زبان میں اقبال اپنے جواہر پارے چھوڑ گئے ہیں۔ علم و تعلم بالعلوم ذریعہ معاش ہے بذریعہ یوٹیوب۔ ایسے میں اقبال اور قائد اعظم کے تعلق بالقرآن پر بات شاید کچھ آئینہ دکھا دے اور اسے پانے کی تڑپ والدین اور نوجوانوں کو رہا بھی دکھادے۔ ہمارا مستقبل اسی سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ اقبال نے کہا: ”اے بصیرت رکھنے والے شخص، نقدی، لباس، چاندی اور سونا قوم کا سرمایہ نہیں ہیں۔ قوم کی دولت تندرست بیٹھے ہیں جو روشن دماغ، محنتی اور چاق و چوبند ہوں۔ (عورت کے حوالے سے کہتے ہیں) ماں کی اخوت کے راز کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ وہی قرآن اور ملت کی طاقت ہیں۔ سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام تسلیم (فرمانبرداری رب تعالیٰ) کی کھیتی کی تیار شدہ فصل ہیں۔ ماں کے لیے سیرت و کردار کا کامل نمونہ ہیں۔۔۔۔۔ اے پردہ نشین خاتون ٹوٹ زمانے کی لوت مار سے ہوشیارہ۔ اپنے بچوں کو اپنی آغوش میں لے، دوسروں کے پردنہ کر۔“ (رموز بے خودی) اولادوں کو اسلامی کلبوں، اکیڈمیوں کے حوالے کر کے فارغ نہ ہو بیٹھیے جہاں انتشارِ فکر، بے جہت ہونے کے امراض چھوٹ کی طرح پھیلتے ہیں۔۔۔۔۔ چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں!



بے نصیب و محروم رکھیے۔ اور اگر میں نے صرف قرآنی اسرار کے موتی پروئے ہیں اور مسلمانوں کے سامنے پھی باقیں کہی ہیں تو اس کے بد لے میں صرف آپ ﷺ کی دعا کافی ہے۔ اللہ عز وجل کی بارگاہ میں عرض کیجیے کہ میرا عشق، عمل سے ہمکnar ہو۔ مجھے غمگین جان کی دولت عطا ہوئی ہے، علم دین سے بھی حصہ ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عرض کیجیے کہ مجھے عمل میں زیادہ استواری نصیب ہو۔ میں اب بھار کے پانی کا قطرہ ہوں۔ مجھے گوہر بنا دیجیے!

پاکستان کی قدر قیمت (ابجھی سیاست اور پی ایس ایل کے مسلسل ہنگاموں میں) کھو دینے والے آج کے پاکستانی کے لیے یہ یاد دہانی ضروری محسوس ہوتی ہے کہ ع ”وَهُ كَيْاً گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارہ!“ نگاہ اٹھا کر بانیان پاکستان کی امنگیں، آرزوییں، امیدیں، خواب، عزم و ہمت دیکھیے۔ ان خوابوں کو اپنی نسل کی تربیت میں سمودیجی۔ شاید کہ ہمارا کل آج سے بہتر ہو۔ اقبال کی اپنی اٹھان اور تربیت ان کے مکرم باپ اور ان کے استاد نے قرآن پر کی تھی۔ اسی کا اثر اقبال سے قائد اعظم کو بھی منتقل ہوا۔ اقبال کا کلام اور جناح کی تقاریر، پاکستان کے مستقبل کو جس تو اتر سے قرآن اور اسلام سے منسلک کرتی ہیں، اس کی یاد دہانی ضروری محسوس ہوتی ہے۔ نوجوان نسل کی سیرت و کردار میں ان بنیادی عوامل کی شدید کمی ہر سطح پر ہے۔ عصری تعلیم، اساتذہ (الاما شاء اللہ) ادارے اور نصاب تھی دامن ہیں۔ رہنمائی کے منصب پر سیاست دان فائز ہیں جن کا علمی پایہ ناقص ترین ہے۔ کتاب سے بھی کاناتہ لٹوٹ چکا ہے۔ مبلغ علم سو شل میڈیا کا رطب دیا جس ہے۔ (نوجوان ایک پروگرام میں فخریہ کہہ رہے تھے کہ ہماری تعلیم و تربیت سو شل میڈیا جیسے کیے! ساتھ ہی مولوی اور شرعی جلیے (شلوار قمیص نوپی) کے

# نیپست ملکان جز پر قرآن زیستن

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

خطہ زمین، بانیانِ پاکستان کے سچے خوابوں اور عوامِ الناس کی چاہتوں کا شر ڈال دیا۔ نزولِ قرآن کی رات ایک آزادِ مملکت کی حیثیت سے پاکستان دنیا کے نقشے پر اُبھرا۔ جس کے لیے دُنُوك الفاظ میں قائدِ اعظم نے فرمایا تھا: ”میں مسلمانوں کے لیے کلمہ طیبہ پر بنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں۔“ مصورِ پاکستان، مبشرِ پاکستان علامہ اقبال کا یہ خوابِ قرآن سے ان کی بے پناہ شفیقگی، رسالتِ آب صافیہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ عقیدت کے شہرِ طیبہ کا شر تھا۔ انہوں نے خونِ جگر دے کر اسے پالا، اشعار میں پروکر مسلمانوں کی فکر و نظر میں سمویا۔ نگاہِ محمد علی جناح پر جا ٹھہری۔ اس کھرے شخص نے اقبال کی نگاہ سے منزل کو دیکھا، سمجھا اور ڈٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اقبال کا یہ فرمان مسلم شخص کے اعتبار سے حرفِ آخر ہے۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن!  
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن!  
اگر تو مسلمان بن کر جینا چاہتا ہے تو یہ جبھی ممکن ہے کہ تو قرآن کے مطابق ڈھل کر زندگی بس کر۔ ع” قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن!“ نیز فرماتے ہیں کہ:

آل کتاب زندہ قرآن حکیم  
حکمت او لایزال است و قدیم!  
یعنی وہ زندہ کتاب قرآن پاک ہے جس کی حکمت نہ ختم ہونے والی، ازلی ابدی ہے! حکمت و دانائی کا سرچشمہ! (رموزِ بے خودی) جہاں قرآن ایک فرد سے متقاضی ہے کہ اس کی پوری زندگی قرآن و سنت کے تابع ہو، وہاں قومی زندگی بھی ہر شعبۂ حیات میں اتباعِ قرآن کے مطابق ہونا لازم ہے۔ بانیان کے ہاں تحریک پاکستان کی روح کے رگ و پے میں قرآن اترا ہوا تھا۔ علامہ اقبال کا کلام فی نفسہِ قرآنی فکر سے مستین ہے۔ سچائی اور اخلاص کا یہ علم ہے کہ رموزِ بے خودی میں اس حوالے سے کہتے ہیں: ”اگر میرے دل کا آئینہ جواہر سے خالی ہے۔ اگر میری شاعری میں قرآن مجید کے سوا بھی کچھ ہے تو حضورِ والاصنہ تعالیٰ!“ آپ کی روشنی تمام زمانوں کے لیے صبح کا سر و سامان ہے..... آپ میری فکر کی عزت و حرمت کا پرده چاک کر دیجیے..... قوم کو میرے شر سے محفوظ کر دیجیے..... قیامت کے دن مجھے ذلیل ورسا ہونے دیجیے اور اپنی پابوسی (مبارک پاؤں کے بو سے) سے (باقی صفحہ 11 پر)

جناح کے خون پسینے، امیدوں، آرزوؤں، مرادوں، امنگوں کا کیا تیا پانچہ ہو رہا ہے، اس سے فی الحقيقةت کسی بڑے کو اس وقت غرض نہیں۔ بیس سال امریکا، مغرب کے مفادات کی جنگ میں ملک جھونک کر دو صوبے بر اہ راست متاثر کیے، خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ ملک سیاسی گھر میں الجما پڑا ہے۔ ایسے میں افغانستان سے تعلقات کا بگاڑ امریکی سینے کی جلن دور کرنے کا سامان تو ہو سکتا ہے، مگر پاکستان کے لیے بدترین نتائج و عوائق کا سامان ہے خدا نخواستہ۔ خدارا! اپنی اصل کی طرف لوئیے اسی میں ہماری بقا مضر ہے۔ 13 اور 14 اگست 1947ء کی درمیانی رات 12 بجے جب پہلی مرتبہ یہ اعلان ہوا: ”یہ ریڈ یو پاکستان ہے!“ تو وہ 27 دی شب تھی رمضان المبارک 1366ھ کی۔ نزولِ قرآن کی رات۔ پاکستان اور قرآن کا رشتہ امنت ہے۔ قرآن کے سامنے میں وجود پانے والا ملک۔ اسی نسبت سے اپنے قومی وجود کے رہنماؤں میں سے اقبال کا تعلق بالقرآن دیکھیے۔ اس آئینے میں اپنی قومی، انفرادی، نسلِ نو کی صورت گری کی فکر کیجیے ع” کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارہ“..... کی شرمساری دور ہو سکے!

مسلمان اور قرآن کا باہم تعلق لازم و ملزم کا ہے۔ تاہم پاکستان اس تعلق میں انفرادیت کی ایک شان رکھتا ہے۔ تخلیق پاکستان کے لیے یہ رب تعالیٰ کی مشیت تھی کہ اس نے ہمیں نہ صرف نزولِ قرآن کے مبارک مہینے سے نواز، بلکہ خاص عشرہ لیلۃ القدر کی چنیدہ 27 دی شب پاکستان بنانا۔ دیا تھا: ”پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ!“ رحمت حق (بہانہ میں جوید، کے مصدق) عطا پر تکلیٰ بیٹھی تھی۔

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں  
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں!  
ہماری جھوٹی میں تقدیر کی رات نے ایک سربراہ و شاداب

21 اپریل کی نسبت مصورِ پاکستان علامہ اقبال سے ہے۔ آج کی دنیا میں دن منانے کی ریت نے اہم شخصیات کو سال کے ایک آدھ دن میں مدد و دکر کے رسماً یاد کر لینے کی طرح ڈال رکھی ہے۔ اتفاق ہے کہ قیامِ پاکستان کا مہینہ رمضان المبارک بھی آخری عشرے میں داخل ہوا چاہتا ہے۔ ع” رسم دنیا بھی ہے موقع بھی ہے دستور بھی ہے“ کے مصدق یاد دہانی کی ہوک دل میں اٹھتی ہے۔ ع” تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو؟“ کہنے کا جی چاہتا ہے۔ خصوصاً آج کا پاکستان جسے کچھ نے نیا پاکستان بنانے کی دعوے داری کر کے اس سے اس کی رہی سہی شاختہ چھین لی۔ رمضان ماہِ قرآن ہے اور یہاں پورا ملک جا بجا تحریک انصاف کے مخلوط موسیقی بھرے جلوسوں میں گھرا ہوا ہے۔ عمران خان زخمی سانپ کی طرح پھنکارتے کری چھن جانے پر سمجھی کچھ تہ و بالا کر دینے کے درپے ہیں۔ پوری قوم کو شہر شہر، رات 8 بجے خاندانوں سمیت جلوسوں میں حاضر ہونے کے اعلان روزانہ جاری ہیں۔ یوں گویا عشاء اور تراویح کسی کے ذمے نہیں۔ صوبائی اسمبلی اور قبل ازیں قومی اسمبلی میں اقتدار ہاتھ سے جاتے دیکھ کر جو جمہوریت کے پرچے اڑے (اسلام کا تو ذکر ہی کیا!) وہ المناک، شرمناک حد تک تہذیبی گراوٹ اور ہوں اقتدار کا غماز ہے۔ جب پوری سیاست ہی لوٹا گردی اور ہارس ٹریڈنگ سے عبارت ہے تو قوم کی شرمساری کا سامان کرنے کو اسمبلی میں بلا سٹک کے لوٹوں سے مسلح ہو کر جملہ آور ہونے کی کیا ضرورت تھی؟ تحریک انصاف کی بنیاد میں چنے گئے لوٹے اب بکھر کر کچھ یہاں گرے کچھ وہاں۔ ایسے میں مرثیہ خوانی، تبرابازی اور سینہ کو بیکسی؟

اس پورے منظر میں نہ نیا پاکستان نہ پرانا.....  
حقیقی پاکستان کی کوئی شباہت، جھلک دکھائی نہیں دیتی۔  
حکومت سازی کا مرحلہ خیر و عافیت سے گزر جائے۔ اقبال،

# دینی علم کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت

عاطف محمود

فاطمہ شیعیات ترکانِ اکیڈمی میاں میں آنمازی کراچی

(اخجمن ہائے خدام القرآن اور مرکز تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام رجوع القرآن کو سزا کی اہمیت کے تناظر میں)

گھر علم میں چونکہ انسان سے کم ہیں اس لیے مرتبہ خلافت انسان ہی کو عطا ہوا اور ملائکہ نے بھی اس کو تسلیم کر لیا اور ہونا بھی یوں ہی چاہیے کیونکہ عبادت تو خاصہ مخلوقات ہے اللہ کی صفت نہیں، البتہ علم اللہ تعالیٰ کی صفت اعلیٰ ہے اس لیے قابل خلافت یہی ہوئے کیونکہ ہر خلیفہ میں اپنے مختلف عنہ کا کمال ہونا ضروری ہے۔

درج بالا تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ زمین میں خلافت کے لیے سب سے اہم اور ضروری چیز علم ہے۔ اسی طرح قرآن حکیم کی کئی آیات سے علم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الجادۃ میں ارشاد فرماتے ہیں:

**﴿يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ أَمْنَوْا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَتٍ﴾** (الجادۃ: 11)

”اللہ بلند فرمادے گا ان لوگوں کے درجات جو تم میں سے واقعی ایمان والے ہیں اور جن کو تھیقی علم عطا ہوا ہے۔“

اسی طرح اللہ رب العزت سورۃ الزمر کی میں ارشاد فرماتا ہے:

**﴿قُلْ هُلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابُ﴾** (الزمر: 9)

”اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجیے کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟ تھیقی نصیحت اور سبق تو وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔“

یہ بات ہم جانتے ہیں کہ قرآن حکیم کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں لیکن یہ بات شاید ہم سے اکثر نہ جانتے ہوں کہ قرآن حکیم کی ایک آیت کو سمجھ لینا سورکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((يَا أَبَا ذَرٍ, لَائَ تَغْذُو فَتَعْلَمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ, خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّي مِائَةَ رَكْعَةً)) (سنن ابن ماجہ)

”اے ابوذر! قرآن مجید کی ایک آیت کو سمجھنے کے لیے نکنا تمہارے لیے سورکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔“

اسی طرح ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے بھی تخلیق کیا تو پہلے ان کا خاکی وجود بنایا۔ پھر اس کے بعد ان میں اپنی روح میں سے پھونکا اور فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدم کو زمین میں خلافت دینے والا ہوں۔ جس پر فرشتوں نے کہا کہ ہم آپ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے والے ہیں۔

ان آیات کی تفسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”خلاصہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ہر ایک چیز کا نام مع اس کی حقیقت اور خاصیت کے اور نفع اور نقصان کے تعلیم فرمادیا اور یہ علم ان کے دل میں بلا واسطہ القاء کر دیا کیونکہ بدون اس کمال علمی کے خلافت اور دنیا پر حکومت کیونکر ممکن ہے اس کے بعد ملائکہ کو اس حکمت پر مطلع کرنے کی وجہ سے ملائکہ سے امور مذکورہ کا سوال کیا گیا اگر تم اپنی اس بات میں کہ تم کا رخلافت انجام دے سکتے ہو، سچ ہو تو ان چیزوں کے نام و احوال بتاؤ لیکن انہوں نے اپنے عجز و قصور کا اقرار کیا اور خوب سمجھ سے کہ بدون اس علم عام کے کوئی کا رخلافت زمین میں نہیں کر سکتا اور اس علم عام سے قدر قلیل ہم کو اگر حاصل ہوا بھی تو اتنی بات سے ہم قابل خلافت نہیں ہو سکتے۔ یہ سمجھ کر کہہ اٹھ کہ تیرے علم و حکمت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے بعد حضرت آدم سے جو تمام اشیائے عالم کی نسبت سوال ہوا تو فر فرب امور ملائکہ کو بتا دیے کہ وہ سب بھی دنگ رہ گئے، اور حضرت آدم کے احاطہ علمی پر اش اش کر اٹھے۔

اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا کہ کہو ہم نہ کہتے تھے کہ ہم جملہ مخفی امور آسمان و زمین کے جانے والے ہیں اور تمہارے دل میں جو باتیں مکون (چھپی ہوئی) ہیں وہ بھی

سب ہم کو معلوم ہیں۔

فائدہ۔ اس سے علم کی فضیلت عبادت پر ثابت ہوئی۔ دیکھنے عبادت میں ملائکہ اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ معصوم،

اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو جب تخلیق کیا تو پہلے ان کا خاکی وجود بنایا۔ پھر اس کے بعد ان میں اپنی روح میں سے پھونکا اور فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدم کو زمین میں خلافت دینے والا ہوں۔ جس پر فرشتوں نے کہا کہ ہم آپ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے والے ہیں۔ گویا وہ کہنا چاہتے تھے کہ جس مقصد کے لیے آپ نے آدم کو پیدا کیا ہے وہ مقصد تو ہم پورا کر ہی رہے ہیں۔ لیکن اللہ رب العزت نے جواب دیا کہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ پھر اللہ رب العزت نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام بتا دیے اور فرشتوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے علمی کا اظہار کیا۔ تب اللہ کے حکم پر حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام اشیاء کے نام فرشتوں کو بتا دیے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں، اس حکم کو سنتے ہی تمام فرشتے سجدے میں گر گئے لیکن ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور راندہ درگاہ ہوا۔ اس واقعہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت تمام فرشتوں پر ثابت ہوتی ہے اور اس کی ایک اہم وجہ جو قرآن حکیم سے معلوم ہوتی ہے وہ علم میں فرشتوں سے برتر ہونا ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

**﴿قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِإِسْمَاءِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِإِسْمَاءِهِمْ قَالَ اللَّمَّا أَقْلَلَ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبَدِّلُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكُنْتُمْ تَكُنْتُمْ﴾** (البقرۃ: 33)

”اللہ تعالیٰ نے کہا اے آدم! تم ان کو ان چیزوں کے نام بتا دو چنانچہ جب اس نے ان کے نام ان کو بتا دیے تو اللہ نے (فرشتوں سے) کہا کیا میں نے تم

بنیادی دینی و دنیوی زندگی گزارنے کے لیے بنیادی علم کا حصول ناگزیر بلکہ فرض عین ہے۔ اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کی داغ بیل ڈالی۔ کہ جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسے حضرات و خواتین جو کسی حد تک عصری تعلیم حاصل کر پچکے ہوں انہیں عربی زبان کے بنیادی قواعد اور ان بنیادی علوم سے آراستہ کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کے لیے ضروری ہیں تاکہ یہ حضرات و خواتین اپنی اور معاشرے کی اصلاح کے لیے داعیانہ کردار ادا کر سکیں۔ اس کورس کے تحت عربی گرامر، ناظرہ قرآن حکیم و تجوید، مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب، بیان القرآن، حدیث و سنت، سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ عقیدہ و فقہ اور سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا مطالعہ کروایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ دنیاوی علوم اور زبانیں سیکھنے کے لیے ہم میں سے اکثریت زندگی کا بڑا حصہ لگا دیتی ہے اور جس سے کوئی بڑا مقصد حاصل نہیں ہوتا سوائے یہ کہ زندگی گزارنے اور اسے بنانے اور سنوارنے کا موقع حاصل ہوتا ہے، جبکہ ایک مسلمان کا حاصل اور حقیقی مسئلہ دنیا نہیں بلکہ آخرت کی زندگی کا ہے۔ چنانچہ ہمیں اب اللہ رب العزت کے کلام کی زبان سیکھنے اور دینی علوم کو حاصل کرنے کے لیے بھی اپنی زندگی میں سے کچھ حصہ ضرور نکالنا چاہیے تاکہ کل قیامت کے دن اللہ رب العزت کے حضور جب حاضر ہوں تو شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ان شاء اللہ العزیز رجوع الی القرآن کورس رمضان المبارک کے بعد شروع ہونے جا رہا ہے۔ تمام حضرات و خواتین (باخصوص اعلیٰ تعلیم یافتہ) کو اس حوالے سے منصوبہ بندی کرنی چاہیے اور اس کورس کے لیے وقت نکال کر اس میں شرکت ضرور کرنی چاہیے۔ اللہ رب العزت ہمیں اس عظیم کام کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جانب سے خاص فضل و عنایت اور آسانی کا معاملہ فرمائے۔ (آمین یا رب العالمین)



سے کیا ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

**﴿الرَّحْمَنُ ۝ عَلَمُ الْقُرْآنِ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝﴾** (الرحمن: 1-4)

”وَهُوَ رَحْمَنٌ هُوَ ہے جس نے قرآن مجید کی تعلیم دی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بیان کرنا سکھلایا۔“

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ ان آیات کی تشریح میں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ رب العزت نے ان چار آیات میں چوٹی کی چار چیزوں کا تذکرہ کیا ہے۔ سب سے پہلے اللہ رب العزت کے صفاتی ناموں میں سے چوٹی کا نام الرحمن کا تذکرہ کیا کیونکہ جملہ مخلوقات اللہ کی صفت رحمت کی سب سے زیادہ محتاج ہے۔ اسی طرح علوم میں سب سے چوٹی کا علم قرآن حکیم کا ہے چنانچہ اس کا ذکر کیا پھر اللہ رب العزت کی بے شمار مخلوقات میں سے چوٹی کی مخلوق یعنی انسان کا تذکرہ کیا۔ مزید یہ کہ انسان کے اندر کئی صفاتیں ہیں لیکن ان میں اس کی اہم ترین صلاحیت جو اسے دیگر مخلوقات سے ممیز کرتی ہے یعنی اس کے بولنے کی صلاحیت کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب ان آیات کے بعد ایک حدیث بیان فرماتے تھے:

((خیر کم من تعلم القرآن و علمه)) (بخاری)

”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن حکیم سیکھنے اور اسے دوسروں کو سکھائے۔“ پھر ڈاکٹر صاحب اس کا نتیجہ یہ بیان فرماتے تھے کہ اللہ رب العزت نے یہ انسان کو جو قوت گویائی دی ہے اس کے کئی استعمالات ہو سکتے ہیں، اچھے بھی اور بے بھی۔ لیکن اس کا سب سے اعلیٰ مصرف یہ ہے کہ اسے اللہ رب العزت کے کلام یعنی قرآن حکیم کو سمجھنے اور سمجھانے، سیکھنے اور سکھانے، پڑھنے اور پڑھانے کے لیے استعمال کیا جائے۔

ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس امت کے زوال اور اس کی زبوں حالی کا تجزیہ کرتے ہوئے اس کا نتیجہ بھی یہی بیان فرماتے تھے کہ امت مسلمہ کا تعلق بحیثیت مجموعی اس قرآن حکیم سے کمزور پڑ گیا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تعلق کو مضبوط کیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس کے لیے دو کام کیے۔ ایک عوامی دروس قرآن کا اہتمام فرمایا وسر ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کا آغاز فرمایا۔ حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کو اپنی آیات میں چوٹی کی چار چیزوں کا تذکرہ کچھ اس طرح

((فقیہ واحد اشد علی الشیطان من ألف عابد)) (سنن ترمذی)

”ایک سمجھ بوجھ رکھنے والا عالم، شیطان پر ایک ہزار عبادات گزاروں کے مقابلے میں بھاری ہے۔“

مراد یہ ہے کہ ایک عالم کیونکہ دین کا صحیح علم و شعور رکھتا ہے لہذا وہ شیطان کے حملوں کا شکار آسانی سے نہیں ہو سکتا جبکہ ایک عبادت گزار صرف اپنی عبادت کو صحیح جانتا ہے اور دین کا علم گہرائی کے ساتھ نہیں جانتا لہذا وہ شیطان کے حملوں کا زیادہ شکار ہو سکتا ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((طلب العلم فريضة على كل مسلم)) (سنن ابن ماجہ)

”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مردو عورت پر فرض ہے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنا فرض ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کونا علم مراد ہے؟ اور کتنا علم مراد ہے؟ کیونکہ علم کی توکوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ علماء اس کا خلاصہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ علم جو زندگی گزارنے کے لیے ناگزیر ہے اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ اس کا تعلق دنیاوی امور سے ہو یا اس کا تعلق دینی امور سے ہو۔ اور ہر وہ کام جو کسی پر فرض ہو تو اس کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہو جاتا ہے کیونکہ بغیر صحیح علم کے وہ کام درست سرانجام نہیں دیا جاسکتا، لہذا جس پر نماز فرض ہے تو اس پر اس کا اتنا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے کہ جس کے ذریعے سے وہ اپنی نماز کو درست طور پر ادا کر سکے۔ یہ صرف ایک مثال سمجھانے کے لیے دی گئی ہے۔

اب تمام معاملات دینیہ اور دنیویہ کو اس کے ذریعے سے سمجھ لینا آسان ہو گا کہ ہر وہ کام جو کسی پر فرض ہے تو اس کا علم حاصل کرنا بھی اس پر فرض ہونا چاہیے، خواہ وہ عقائد ہوں یا عبادات معاملات ہوں یا دنیاوی امور سے متعلق کوئی کام ہو۔

قرآن حکیم اور احادیث نبویہ میں علم کی جو فضیلت اور اہمیت وارد ہوئی ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہو سکتی کہ بہر حال اس سے اصلًا قرآن و سنت کا علم مراد ہے۔ اللہ رب العزت نے سورہ الرحمن کی ابتدائی چار آیات میں چوٹی کی چار چیزوں کا تذکرہ کچھ اس طرح

# ادھر راجح!

میمونہ نعمان

قیامت کی خلعت اتار لی گئی اور روح مادیت پرستی اور حصول خواہش لذت کے شعلوں سے بھڑک اٹھی۔ اسی آگ کو بجھانے کے لیے مردوزن کے بیمار اذہان نے پانی کے بجائے تیل کا استعمال کیا، یعنی عورتوں کا بھی مردوں کے شانہ بشانہ اور دوش بدوسش کام کرنا اور پروفسنل ازم کی اس صلاحیت کو پیدا کرنے کے لیے عورتوں کا مخلوط تعلیمی ادوروں کا حصہ بننا۔

اس تمام جد و جہد کے پیچھے جو جذبہ کا فرماء ہے، اسلام اس کی زبردست مددت کرتا ہے۔ لہذا مادیت پرستی کے نفسیاتی جنون اور ایسے مذموم جذبوں کے تسکین کے لیے عورتوں کا گھروں کو چھوڑ کے بازروں کی زینت بننے کے جواز کا سوال، سرے سے ہی قابلِ اتفاق نہیں۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ و اعظم شانہ فرماتے ہیں: ”ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر (دنیا کا عیش) حاصل کرنے کی ہوں نے تمہیں غفلت میں ڈال رکھا ہے، یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔ (سورۃ التکاثر)

ارشادِ نبوی ہے: ”اگر آدمی کے پاس سونے کی دو دلایاں ہوں تو اسے ایک تیسرا وادی کی خواہش ہوگی اور اس کا پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرے گا، سوائے مٹی سے۔“ بے شک مالِ حلال کا حصول اور اس کی جد جہد کے لیے محنت کرنا بقدر ضرورت، فریضہ ہے اور اس کی انجام دہی باعثِ اجر و ثواب ہے، مگر بنین آدم کے لیے نہ کہ بنتِ حوا کے لیے۔ رہی دو باتیں؛ ایک اس عورت کی ضرورت ہے جس کے پاس اس کی کفالت کرنے والا کوئی محرم مرد سرے سے موجود ہی نہیں یا وہ نالائق اپنی ذمہ داری نہیں اٹھاتا، تو تمام شرعی حدود و قیود کے ساتھ ایسی عورت اپنی ضرورت بقدر ضرورت حاصل کرنے کے لیے جتنی رخصت سے نوازی گئی ہے وہ ایک الگ باب ہے اور دوسری بات یہ کہ مکان کو گھر بنانا ابھن آدم کی ذمہ داری ہے۔ عورت کو عزت و مرتبہ دے کر بچوں کی نظر میں باوقار ٹھہرانا، تاکہ وہ اپنے فرضِ منصبی من و عن بچوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ بغیر کسی اندر وہی پیچیدگی کے انجام دے سکے، مگر افسوس.....! ضرورت کو مقصد بنانے (پیے کمانے کی دھن) کے گناہ نے میرے بھائیوں سے اولاد کی تربیت کے غم اور فکر کی توفیق کو سلب کر لیا ہے، نتیجتاً کثر میری سماعتوں سے یہاں لٹکاتے ہیں۔

لہو پیتی ہے اور بے حسی اور مفاد پرستی کے عین سناٹے میں دم توڑ دیتی ہے۔

میرے محظوظ علیہ السلام کے چمن کی تسلیو! ہماری ماوں کے پروں میں محبت اور قربانی کے یہ رنگِ نہایت گہرے تھے، مگر ہمارا دشمن بہت سیانا ہے، اس نے ہر دار نہایت کاری لگایا ہے ماوں کو عجیب گورکھ دھندے میں الجھایا ہے۔ آج اچھی خاصی خدمت گزار شریف مائیں سارا دن اپنے گھر کی چار دیوری میں فرائض منصبی کی ادائیگی کے بعد بجائے، شکرِ خداوندی کے دشمن کی اسی فکری نقشبندی سے احساںِ مکتری میں بدلانظر آتی ہیں۔

بیاضِ فکر کے یہ چند اوراقِ اغیار کی اسی فکری نقشبندی کو بے نقاب کرنے کی سی میں میری تشنہِ تمناؤں کا حصہ ہے۔ اس فکری غنڈہ گردی میں جو دو کردارِ گھنائم گھنا نظر آتے ہیں وہ ادھورا بچ اور آدھا جھوٹ ہیں۔ جھوٹ کے بد صورت چہرے کو سچ کے میک اپ کی تہوں میں چھپانے کی کوشش اور عصرِ حاضر میں قحطِ الرجال نے فکری گنجلک کی جو

فضا قائم کی ہے وہ اس بات کے متراضی ہے۔ کوئی خوبی نہ سہی، جرأتِ اظہار تو ہو آدمی جرمِ صداقت کا سزاوار تو ہو سچ اور جھوٹ کی اس کبدی نے معاشرے کے تقریباً ہر طبقہ کے اوسان پر جن اوہاں کا تسلط قائم کیا ہے وہ کچھ یوں ہے کہ

جن کے آنکن میں امیری کا شجر لگتا ہے ان کا ہر عیب زمانے کو ہنر لگتا ہے دھنِ دولت کی اسی مروعوبیت نے حبِ مال اور حبِ جاہ کے جذبے کو اتنی ہوا دی، کہ سب سے اعلیٰ نظر آنے کی فکر، اونچے سے اونچے برانڈ، زرق برق لباس، نت نئے ذائقوں کے ماکولات اور مشروبات، پرتعیش گاڑیوں اور مکانوں کے حصول کی خواہش میں حد سے تجاوز کو زندگی کا اصل مقصد اور اصل اصولِ سمجھا جانے لگا۔ الغرض ضرورت کو مقصد بنانے کے گناہ کی فی الفور سزا یہ ملی کہ قلوب سے

سوق کی طاقت بھی عجیب ہے، رائی کو پہاڑ اور پہاڑ کو رائی بنا سکتی ہے۔ اسی لیے خالق قلب و روح نے انسانی

زندگی اور معاشرے کے اس عظیم جوہرِ سوچ و فکر کی پاکیزگی اور طہارت کو مستقلًا شریعتِ محمدی ﷺ کا جز قرار دیا ہے، بلکہ افکار کی تعمیر و ترقی بقا اور تحفظ کے کامل انتظامات کو یقینی بنایا ہے۔ فکر کی اسی صحت کے اہتمام میں جہاں عملی بے راہ روی پر حرام و حلال کے ضابطے ٹھہرائے گئے وہیں افکار کی تعمیر اور تحفظ کے لیے فرمایا گیا: ”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔“ (سورۃ الحجرات) سوچ اور فکر کی آبنوی عمارت کو منفی نفیات کے داغِ دھبوں سے محفوظ رکھنے کے لیے کہیں بُجَبَجَبَ جیسے خود پسند اندہ رویے کی حوصلہ شکنی کی گئی، دوسری طرفِ حسد ریا، خود پسندی اور بدگمانی کو حرام قرار دیا۔ ان تمام منفیِ جذبات اور رباطنی گناہوں کا مرکز اور مولدِ قلب و فکر کے نہایا خانے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکیم خالق نے روثِ یوں پر آدمی کو انسان بنانے کا انتظام فرمایا ہے۔

آدمی سے انساں تک آ گئے، تو جانو گے کیوں چرانے کے نیچے روشنی نہیں ملتی یہی اہتمامِ تحفظ افکار ہے، جس کے لئے فرمایا: ”مومِ مردوں سے کہہ دو وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لیے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔“ (سورۃ النور) نظرِ چونکہ فکر کا ایک دروازہ ہے، قربان جائیے ایسے زبردست خبیر مربی پر کہ تربیت اور تعمیر میں جہاں کہیں سے انہدامِ عمارت کردار کا کچھ بھی خطرہ تھا، اس سے پر زور واقفیت دلا کر ممانعت کی دیوارِ حائل کر دی۔ چنانچہ سوچ اور فکر کی اس زبردست قوت کو سمجھتے ہوئے دشمن نے جس محاذ پر صفتِ بندی کی ہے وہ عالمِ اسلامی کی فکر کا میدان ہے۔ اس کا ہدف عصرِ حاضر میں ہمارے افعال نہیں ہمارے افکار ہیں، ہمارے اعمال نہیں ہماری نیتیں ہیں۔ خیر کی بودباش بلکہ نگہداشت، احساں کی جڑوں سے پھوٹی ہے اور یہ جرمِ ممتاز کے لکھجے سے

اے خدا مجھے اتنا تو معتبر کر دے  
میں جس مکان میں رہتی ہوں اس کو گھر کر دے  
اکرم الیوت کے معمار یعنی 'خیر القرون قرنی'، کا  
اعزاز پائے ہوئے افراد کی زندگی کے تاریخی شواہد سے  
صرف نظر کرنا، بلاشبہ حد درجہ بد نصیبی ہے، مگر بات پھر وہی  
ہے کہ قصہ پورے جھوٹ کا نہیں ادھورے سچ کا ہے.....!  
تاریخ کے آئینے میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی ایک

بکیر بن عبد اللہؓ کے ساتھ غزوہ میں شریک ہونا، حضرت  
خسرو بن شیخ کا اپنے بیٹوں کے ساتھ غزوہ میں شریک ہونا،  
یہ ہے پورا سچ۔ یعنی یہ شرکت اپنے محارم کے ساتھ  
تھی۔ صحابیاتؓ کی یہ شرکت عین شرعی قوانین اور پردے  
کے ضابطوں کے مطابق تھی اور پھر جہاد ایک جنگی  
صورت حال ہے، جس کے احکامات غیر جنگی صورتحال پر  
منطبق نہیں کیے جاسکتے۔

حیا کی اس پاسداری کا عین شاہد وہ واقعہ کہ  
ام خلاد بن عاصی کا لخت جگر جہاد میں شہید ہو گیا، تو مکمل  
پردے کے اهتمام کے ساتھ غازیوں کے پاس تشریف  
لا گئیں اور بچے کی بابت سوال کیا، تو صحابہ رضوان اللہ علیہم  
ایسی حواس باختہ کیفیت میں بھی ان کے پردے کے  
اهتمام پر حیران ہوئے چنانچہ جواب فرمایا کہ:

"میرا بیٹا فوت ہوا ہے، میری حیا کا جنازہ نہیں نکلا۔"

جی ہاں! یہ تھی وہ جھلک جور دائے صحابیاتؓ اور  
حیائے مومنات کا پورا سچ ہے۔ اگرچہ کچھ صحابیاتؓ نہیں  
سے کسب معاش ثابت ہوا، مگر گھروں کی چار دیواری  
میں عفت و پاکدامنی کے مکمل انتظام کے ساتھ اور وہ کسی  
مقصدِ عظیم کے لیے، یعنی ضرورت کو مقصد پر قربان کرنے  
کے لیے، نہ کہ بنتِ حوا کی غافل بیٹی کی طرح مقصد کو  
ضرورت پر قربان کرنے کے لیے۔ جیسا کہ حضرت زینبؓ  
بنت معاویہؓ اہلیۃ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اپنے پاکیزہ  
گھر میں دستکاری کے ہنر سے شوہر کی معاون

و مدعاہد ہو گئیں اور اپنی عفت کی مکمل حفاظت کے ساتھ  
اپنے شوہر کے وقت کو کفالت کی ذمہ داری سے آزاد کر کے  
اس ضرورت کو ایک مقصد یعنی خدمتِ محبوب خدا صلی اللہ علیہم  
کے لیے اس طرح پیش کیا، کہ تاریخ کی کتابوں میں  
عبد اللہ بن مسعودؓ بنی اکرم صلی اللہ علیہم کے خادم خاص،  
وضو مساویک اور نعلین سنجالنے والے مشہور ہوئے۔ اپنی  
نجی ضروریات کو ایک مقصدِ عظیمہ پر قربان کرنے کا ہی  
صدقہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے قیمتی متاع  
"قرآن کریم" کے علوم و معارف اور اس کے اسرار و موز سے  
ایسا سجا یا کہ آپؓ امام الفقہاء کہلانے اور یقیناً اس  
عطیہ انمول میں ان کی بیوی کا حصہ تلقیامت موجود ہے گا۔

بے شک صحابیاتؓ سے کسب معاش اور  
غزوہ میں شرکت کے کچھ واقعات سچ ہیں، مگر ادھورا سچ  
.....! وہ نیت عظیم اور مقصدِ حکیم جو ہمیشہ ان صحابیاتؓ سے متعلق  
ہے اس ادھورے سچ کا ہے۔

آئیے بات کی تہہ تک پہنچتے ہیں.....!  
صحابیاتؓ کا غزوہ میں شرکت ہونا یہ ہے  
آدھرا سچ..... ربع بنت معاذؓ کا اپنے خاوند ایساں بن

کے واقعات کے پیچھے کار فرم رہا، وہ نہ طول امل تھا،  
نہ تمباۓ رنگ و بوئے خوب سے خوب تر بننے کی دھن، نہ  
سب سے اعلیٰ نظر آنے کا شوق.....! بلکہ وہ تو ایک  
عاشقہ صادقة کی عشقِ حقیقی اور اس کے مقتضی پر اعلاء کلمۃ اللہ  
کے لیے اپناسب کچھ پیش کر دینے کی ہمت اور سعی تھی۔

اس کی عملی دلیل خاتون جنت، محبوب خدا صلی اللہ علیہم  
کے کئی کئی دن کے فاقہ ہیں۔ روکھی سوکھی روٹی وہ بھی  
بس اوقات کئی دنوں میں نصیب ہوتی۔ ایک مرتبہ محبوب خدا  
سرور کائنات صلی اللہ علیہم اپنے ساتھ بابِ دختر پر تشریف  
لاتے ہیں، اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں،  
تو فرماتی ہیں کہ بابا جان! میرے پاس پرده کرنے کے  
لیے مکمل کپڑا موجود نہیں ہے۔ اس پر چادرِ مبارک عنایت  
فرماتے ہیں اور اس سے بی بی صاحبہ پرده فرماتی ہیں۔  
کیا حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں یہ ان کی ضروریات  
نہیں تھیں؟ یا ان کے پاس آج کی نالائق بنتِ حوا جیسا  
ثیں لیٹھیں تھا؟ نعوذ باللہ من ذالک! ہرگز نہیں.....!  
عظمت کے اس استعارہ کے پاس جو میں تھا تھا، وہ آج  
کی عورت کے پاس اکثر مفقوڈ ہے۔ جی ہاں صبر کا میں تھا  
شکر کا میں تھا اور اپنے فرضِ منصبی کو پہچاننے کا میں تھا  
شوہر سے جو بن پڑتی اس پر قناعت کا میں تھا اور اس کے  
باقی ماندہ وقت کو اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے پیش کر دینے  
کا میں تھا.....!!

ایک عورت کی اسی فرضِ شناسی کا انعام تمام امت کو  
حسین کر دیں رضوان اللہ علیہم کی صورت میں عطا ہوا۔  
اب آئیے! اس بات کو عصر حاضر کے تناظر میں دیکھتے  
ہیں۔ امت کی ایک بیٹی مسکان خان کے عمل پر علماء اور  
صلحاء کی حوصلہ افزائی، تعریف و توصیف اس بہن کے حق  
کی خاطر ڈھٹ جانے کی داد ہے، جو سو فیصد بنتی ہے۔

**﴿وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ طَإِنَّ الْبَاطِلَ  
كَانَ زَهُوًّا﴾**

داد و تحسین کے طور پر، حوصلہ افزائی اور ستائش  
کے لیے ہم خود بھی دل کے دنوں ہاتھ اٹھا کر اس بہن کی  
استتفاقات و برکت اور خیر خواہی کے لیے تہہ دل سے  
دعاؤ گو ہیں اور اس کو باعثِ اجر و ثواب بھی سمجھتے ہیں، مگر  
اس واقعہ اور اس سے نکالے جانے والے تماج، ادھورا  
سچ اور آدھا جھوٹ، قبیلہ سے ہیں۔ (جاری ہے)





## اسلاموفوبیا کا ایک اور شناختا خسانہ

وسیم احمد باجوہ

دیکھنے والی اس کی فیملی سے منسوب بات بھی کسی عدالتی فورم پر نہیں کی گئی۔ یوٹیوب انتظامیہ کی طرف سے چینل پر پابندی کا یہ اقدام دراصل اسلاموفوبیا کی بدترین شکل اور اسلام دشمنی کا واضح ثبوت ہے۔ کیا یوٹیوب پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی مواد موجود نہیں ہے؟ اور یوٹیوب انتظامیہ نے آج تک اس کے خلاف کبھی کوئی ایکشن لیا ہے؟ یہ تو بالکل ایسے ہی ہے کہ ہالی ووڈ کی فلمیں دیکھ کر کسی کو نقصان پہنچانے والے کا ذمہ دار فلم بنانے والوں کو سمجھا جائے یا موبائل پر سمجھی جانے والی پپ جی گیم دیکھ کر کسی کو مارنے والوں کی ذمہ داری پپ جی بنانے والوں پر ڈال دی جائے۔ کیا ناروے میں قتل و غارت کرنے والے شخص کا تعلق عیسائیت یا ان کے کسی گروہ سے جوڑا گیا؟ کیا نیوزی لینڈ کی مسجد میں مسلمانوں کو شہید کرنے والے کا تعلق ان کی حکومت سے جوڑا جاسکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔ بالکل ویسے ہی مرحوم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ویڈیو زکو کسی بھی قسم کی دہشت گرد کارروائی کا ذمہ دار قرار دینا سراسر زیادتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی بھی کسی فرد یا گروہ کے کسی غیر قانونی یا غیر اخلاقی اقدام کی حمایت نہیں کی بلکہ ہمیشہ ایسے اقدامات کی مذمت کی ہے۔ اگر دنیا بھر کے مسلمانوں نے انفرادی طور پر اور امت مسلمہ نے بحیثیت مجموعی اسلاموفوبیا اور سراسر تعصّب پر مبنی ایسے واقعات کے خلاف بروقت اور بھرپور عمل نہ دیا تو اسلام دشمن قتوں کی طرف سے اس نوعیت کے مزید اور بدتر اسلاموفوبک واقعات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

### امیریت اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(31 مارچ تا 18 اپریل 2022ء)

جماعات (31 مارچ) و مرکزی اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (کیم تا 18 اپریل) کو جامع مسجد شادمان ٹاؤن، کراچی میں اجتماعات جمعہ سے خطاب کیا۔ Q.TV پر دورہ ترجمہ قرآن کروار ہے ہیں۔ سورہ الانفال شروع ہو گئی ہے۔ یہ پروگرام رات 09:30 بجے سے 12:00 بجے تک چلتا ہے۔ اس کے بعد 12:30 بجے سے اپنے حافظ قرآن بیٹھے کے ساتھ نماز تراویح بجماعت گھر پر ادا کرتے ہیں۔

نائب امیر صاحب سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل رابطہ رہا۔

# Importance and Tips for the Last 10 Nights of Ramadan

The last 10 nights of Ramadan are believed to be the most important opportunities for worship during the holiest month in the Islamic calendar.

It is believed that the first revelation of the Holy Qur'an was revealed to the Prophet Muhammad (SAAW) during the final 10 nights of Ramadan in 610 AD. The exact night of the revelation is not known, but it is most commonly believed to be on 27<sup>th</sup> night of Ramadan. This is called '*Laylat al-Qadr*' or the 'Night of Power'.

Muslims all over the world follow the example of the Prophet Muhammad (SAAW), by spending the last 10 nights of Ramadan awake late into the night, worshipping Allah (SWT) by praying and reading the Qur'an.

A large number of Muslims also make special arrangement for '*Itikaf*' (which literally means seclusion). *Itikaf*, as a religious ritual, means to be in isolation in a Masjid (for men) or at home (for women) with the intention of solely dedicating your time to the worship of Allah (SWT).

Muslims believe that *Laylat al-Qadr* is the best time to ask for Allah's (SWT) forgiveness, although staying up late and worshiping during the other 9 final nights of Ramadan is understood to bring immense spiritual rewards.

It is narrated from Abu Hurayrah (RA) that the Holy Prophet (SAAW) said (*translation*), "Whoever stays up and prays on Laylat Al-Qadr out of faith and in the hope of reward, his previous sins will be forgiven."

(Ref: *Al-Bukhari and Muslim*)

Following are some practical tips for the last 10 nights of Ramadan to ensure that our readers receive great blessings during this holy time.

1. If you do not feel as though you have given your best so far in Ramadan, do not despair! The last 10 nights are still your opportunity to receive forgiveness and greater spiritual rewards. Approach this time with commitment and positivity.
2. Put the effort in throughout each of the 10 final nights of Ramadan. Do not wait until the 27<sup>th</sup> night to give it your all.
3. *Du'a* is a prayer of supplication, where Muslims have the opportunity to ask Allah (SWT) for the things they need. Why not prepare a short *du'a* list so you know exactly what you want to ask for, not just for yourself and your family, but for people around the world who are experiencing suffering and hardship.
4. Get your family involved. For the late nights of prayers, do not forget to wake up your family members to remind them to take part. Even children can stay up a little later on the last 10 nights of Ramadan.
5. Stay well-rested during the day. It will leave you energized for the nights of worship.
6. Worship Allah (SWT) looking your best. How we present ourselves has a significant psychological effect, so wear something you feel smart and confident in.
7. Prepare the place where you intend to pray, whether at the mosque (for men) or

7. Prepare the place where you intend to pray, whether at the mosque (for men) or in your home (for women), to ensure that you have everything you need with you. Distractions can easily break your concentration.
8. Mix it up. If you find yourself becoming tired, why not vary your acts to worship? If you are reading the Qur'an, switch periodically to present a *du'a* to Allah (SWT) or listen to a lecture from an Islamic scholar.
9. These nights of worship are not the time to be updating your social media accounts and telling your friends how spiritual you feel. This holy experience is between you and Allah (SWT), so turn off your phone and laptop if you can.
10. Although the last 10 days of Ramadan might be tiring, try to stay focused. Renew your intentions, remember how great the blessings and spiritual rewards are on these 10 holy nights, and think of the forgiveness you will receive on *Laylat al-Qadr* (the 'Night of Power'). Trust Allah (SWT) and do not let any doubt or selfish thought sully your mind during your worship.

Last, but not the least, do not forget to recite the *du'a* of *Laylat al-Qadr*. It has been reported by [the Mother of the Faithful] Hazrat Aisha (RA) that the Holy Prophet (SAAW) supplicated during the last ten days of Ramadan with the *du'a*: (*translation*) "O Allah, You are Most Forgiving, and You love forgiveness; so forgive me." (*Ref: Ahmad, Ibn Majah, Tirmidhi*).

Compiled by the Editorial Team of Nida-e-Khilafat

"مسجد فاطمہ، جامعہ القرآن حشمت کالونی، ہارون آباد (حلقہ بہاولنگر)" میں  
22 مئی 2022ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نمازِ ظہر)

## مہمی ارتکابی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

زیادہ سے زیادہ رفقاء پر گرام میں شریک ہوں۔

لور

27 مئی 2022ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

## امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

**نوٹ** درج ذیل موضوع پر بآہی مذکورہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (سیاسی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پر گرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابط: 0308-7253930 / 0333-6305730

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 042)35473375-78

## اللہ واتْ الیہ لِحُجَّۃٍ دعائے مغفرت

☆ ڈائریکٹر قرآن اکیڈمی لاہور کے معتمد ذاتی جانب محمد خلیق کی والدہ ماجدہ  
قضائے الہی سے وفات پا گئی ہیں۔ برائے تعزیت: 0300-4008215

☆ تنظیم اسلامی رحیم یارخان کے امیر پروفیسر سجاد منصور کی والدہ وفات پا گئیں۔

☆ مقامی تنظیم حافظ آباد کے نقیب اسرہ محترم عقیق الرحمن کے ہم زلف وفات پا گئے۔

☆ منفرد اسرہ تونسہ شریف کے نقیب جانب رضا محمد گجری بھانجی اور سالا وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-6461909

☆ حلقة ملائکہ، دیر کے ملتزم رفیق عبد المالک جان کے بہنوئی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0344-9103025

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔  
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَادْخِلْهُمْ  
فِي رَحْمَتِكَ وَحَسِّبْهُمْ حَسَابًا يَسِيرًا

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

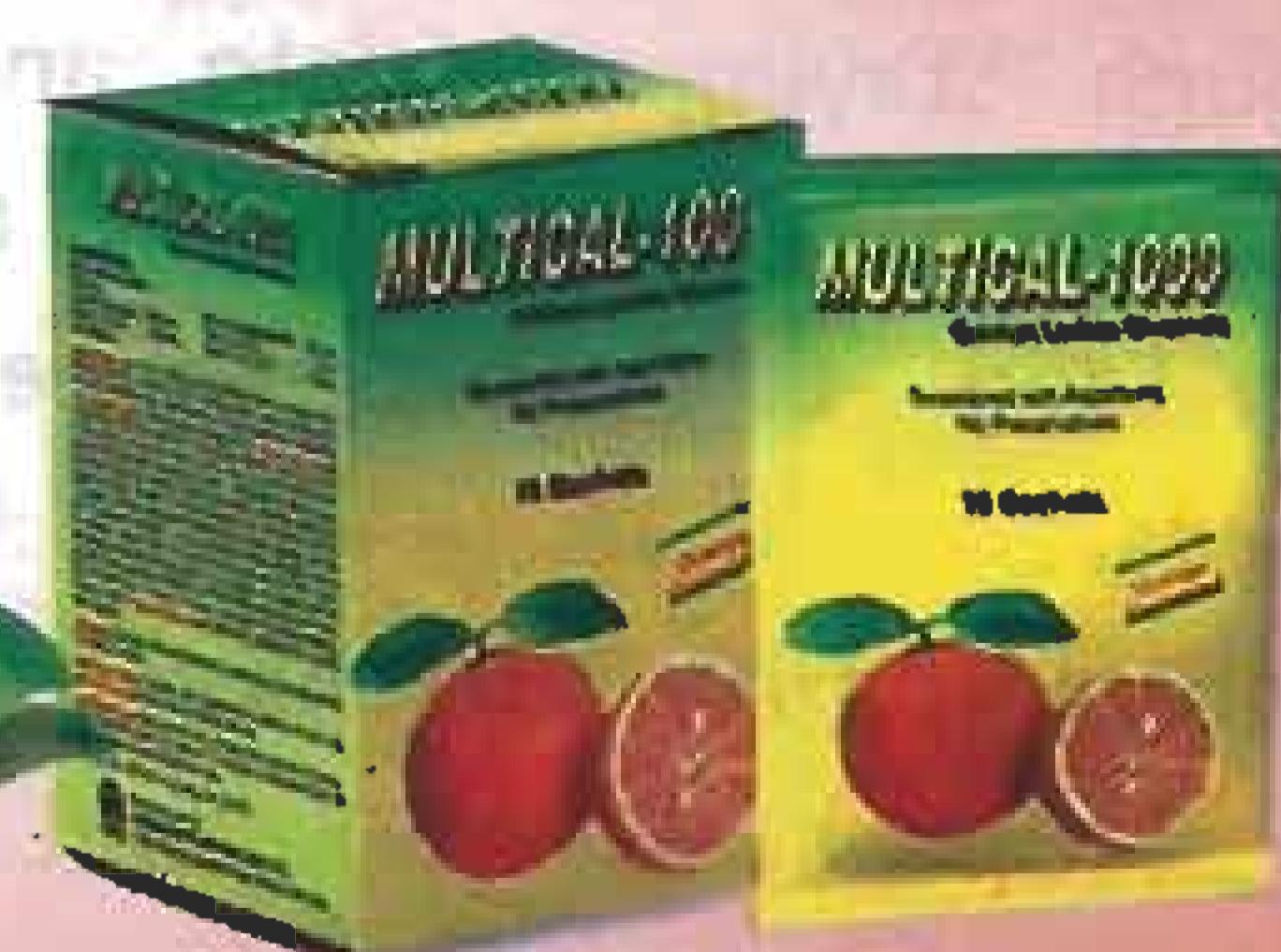
Lahore

**MULTICAL-1000****Calcium Lactate Gluconate**

*Energize the Summer  
with Calcium advantage  
Takes away Malaise,  
Fatigue & Heat Exhaustion*

**MULTICAL -1000**

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients  
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



**NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD**  
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan  
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your  
**Health**  
our **Devotion**